حدیث ام ذر رضی اللہ عنہ

مالک بن حارث الاشتر رحمہ اللہ کے مومن ہونے کی گواہی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا

ضرور ضرور تم میں سے ایک شخص ایک بیابان میں مرے گا جس کے پاس مومنین کی ایک جماعت حاضر ہوگی

وَفِي النَّفَرِ الَّذِينَ شَهِدُوهُ، مِنْهُمْ حُجْرُ بْنُ الْأَدْبَرِ، وَمَالِكُ بْنُ الْأَشْتَرِ فِي نَفَرٍ كلهم يمان

اور جو لوگ ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے ان میں حجر بن الادبر رضی اللہ عنہ اور مالک بن الاشتر رحمہ اللہ تھے جو یمنی تھے

تالیف: ابو مصعب الاثری

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک مالک بن حارث اشتر رحمہ اللہ کا مقام

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

[۳۷۶۷۲] - ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ :

[قَالَ عَلِيٌّ : مَا قَتَلْتُ , وَإِنْ كُنْتُ لِقَتْلِهِ لَكَارِهًا].

''میں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل نہیں کیا، اور میں ان کے قاتلوں کو ناپسند کرتا ہوں''۔

(مصنف ابن ابي شيبہ: ۷/ ۵۱۷)۔

مصنف ابن ابی شیبہ کے محقق محمد عوامہ کہتے ہیں کہ: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

[وَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ عَلِيًّا تَأَسَّفَ عَلَى شَجَاعَتِهِ وَغَنَائِهِ].

''جب اشتر رحمہ اللہ کی وفات کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو علم ہوا تو آپ اشتر رحمہ اللہ کی شجاعت اور کفایت کی وجہ سے بہت متاسف ہوئے۔

(البداية والنهاية - لابن كثير : ٧ /٣٤٧)

ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں روایت کیا ہے کہ جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو مالک بن حارث اشتر رحمہ اللہ کی موت کی خبر پہنچی تو آپ کو شدید رنج ہوا۔

[١] قال ابن عساكر: أخبرنا أبو عبد الله الحسين بن محمد، أنبأنا أبو الحسن ابن أيوب، أنبأنا الحسن بن أحمد بن إبراهيم، أنبأنا أحمد بن إسحاق بن منجاب (١) أنبأنا إبراهيم بن الحسين بن علي، أنبأنا يحي، أنبأنا سليمان الجعفي، قال (٢) وحدثني أحمد بن بشير، قال: قال عوانة بن الحكم : " لما جاء نعي الأشتر ووفاته على علي بن أبي طالب، قال :

[إنا لله وإنا إليه راجعون " لله مالك وما مالك! وهل موجود مثل مالك؟ لو كان من جبل كان فنداً، ولو كان من حجر لكان صلداً، على مثل مالك فلتبك البواكي].

عوانہ بن الحکم فرماتے ہیں جب خلیفۃ المسلمین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو مالک اشتر رحمہ اللہ کی وفات کی خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا:

'' إنا لله وإنا إليه راجعون مالک! اور مالک کیا شخص تھا۔ کیا اس کے مثل کوئی شخص موجود ہے۔ اللہ کی قسم اگر وہ پہاڑ ہوتا تو ایک کوہ بلند ہوتا، اور اگر وہ پتھر ہوتا تو ایک سنگ گراں ہوتا کہ نہ تو اس کی بلندیوں تک کوئی سم پہنچ سکتا اور نہ کوئی پرندہ وہاں تک پر مار سکتا، پس رونے والوں کو رونے دو ''۔

(تاریخ دمشق: ۴۲/۹۷)۔

مالک بن حارث اشتر رحمہ اللہ کے متعلق جتنی بھی منفی روایات ہیں، سب کی سب ضعیف ہیں۔ اور بعض علماء نے مالک بن حارث اشتر رحمہ اللہ کو ثقہ کہا ہے اور تعریف بھی کی ہے۔

امام ابن حبان فرماتے ہیں: سیدنا علی رضی اللہ عنہ مالک بن حارث اشتر رحمہ اللہ کی تعریف کیا کرتے تھے۔

احمد بن صالح الجیلی نے مالک بن حارث اشتر رحمہ اللہ کو ثقہ کہا ہے۔

ابن حجر عسقلانی نے ان کے بارے میں فرمایا:

[له إدراك (وقد استعمل الفقهاء الإدراك بمعنى: بلوغ الحلم]

''انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے، اور فقہاء کے ہاں ادراک بمعنی بلوغت کو پہنچنا ہوتا ہے''۔

امام بخاری نے مالک بن حارث اشتر رحمہ اللہ کے بارے میں لکھا:

[شهد خطبة عمر بالجابية]

''جابیہ میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جو خطبہ دیا تھا اس میں مالک بن حارث اشتر رحمہ اللہ حاضر تھے''۔

''مالک بن حارث رحمہ اللہ ''اشتر'' کے نام سے معروف تھے کیونکہ فتح روم کے دوران آپ کی آنکھ میں تیر لگا تھا اس کے بعد سے آپ کو مالک اشتر کہا جاتا تھا''۔

[الفتوح،ص:۱۴۵]

''ابن عساکر''اس حادثے کو''جنگ یرموک'' کے واقعات میں سے ذکر کرتے ہیں۔

''جنگ یرموک میں شرکت کی اور اسی جنگ میں ان کی ایک آنکھ پر تیر لگا اور آپ آیک آنکھ سے محروم ہو گئے۔ جنگ یرموک میں آپ نے دشمن کے ۱۱۳ افراد کو واصل جہنم کیا''۔

[تاریخ مدینۃ دمشق، ج ۵٦،ص ۳۸۰]۔

حافظ ذہبی نے سیر اعلام النبلا (۴ / ۳۴) میں مالک بن حارث اشتر رحمہ اللہ سے متعلق لکھا ہے:

[حدث عن عمر، وخالد بن الوليد، وفقئت عينه يوم اليرموك]

''عمر رضی اللہ عنہ، اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی ہے یرموک کے دن ان کی آنکھ پھوٹ گئی تھی (دشمن کا تیر لگنے کے باعث)''۔

جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو مالک بن حارث اشتر رحمہ اللہ کی موت کی خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا:

''انا للہ، مالک! اور مالک کیا شخص تھا۔ کیا اس کے مثل کوئی شخص موجود ہے۔ خدا کی قسم اگر وہ پہاڑ ہوتا تو ایک کوہ بلند ہوتا، اور اگر وہ پتھر ہوتا تو ایک سنگ گراں ہوتا کہ نہ تو اس کی بلندیوں تک کوئی سم پہنچ سکتا اور نہ کوئی پرندہ وہاں تک پر مار سکتا''۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے مالک بن حارث اشتر رحمہ اللہ کی موت پر یہ بھی فرمایا:

[كان مالك لي كما كنت لرسول الله صل الله عليه و سلم]

''وہ میرے لئے اسی طرح تھا جس طرح میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے تھا''۔

[الأشتر* له حسنات كثيرة : منها شهود فتح البهنسا _ شهود معركة اليرموك _ كان اكثر الملازمين لأمير المؤمنين علي رضي الله عنه - شهد وفاة ابي ذر و قد اخبر النبي صل الله عليه و سلم بأن من شهد جنازته مغفور له] .

'' مالک بن حارث اشتر رحمہ اللہ کی نیکیاں کثرت سے ہیں۔ البھنسا کی فتح میں حاضر ہونا، معرکہ یرموک میں حاضر ہونا۔ اشتر رحمہ اللہ سیدنا امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ وفادار مخلص کمانڈر تھا۔ ابوذر غفاری

رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی جس میں بیان کیا گیا کہ مومنین کا ایک گروہ ابوذر رضی اللہ عنہ کے جنازے میں شرکت کرے گا۔ اور مالک بن حارث اشتر رحمہ اللہ نے یقینی طور پر ابوذر رضی اللہ عنہ کے جنازے میں شرکت کی اور انہیں غسل وکفن دیا۔"

(*) مالک بن حارث اشتر رحمہ اللہ کے بارے میں مزید معلومات درج ذیل کتب سے حاصل کی جاسکتی ہے:

طبقات ابن سعد ٦ / ٢١٣، طبقات خليفة ت ١٠٥٧، المحبر ٢٣٤، تاريخ البخاري ٧ / ٣١١، والجرح والتعديل القسم الأول من المجلد الرابع ٢٠٧، الولاة والقضاة ٢٣، المؤتلف والمختلف ٢٨، معجم الشعراء للمرزباني ٢٦٢، سمط اللآلي ٢٧٧، شرح الحماسة للتبريزي ١ / ٧٥، تاريخ ابن عساكر ١٦ / ٨٧ ا، تهذيب الكمال ص ١٢٩٩، العبر ١ / ٤٥، الإصابة ت ٨٣٤١، تهذيب التهذيب ١٠ / ١١، النجوم الزاهرة ١ / ١٠٢، وما بعدها، خلاصة تذهيب الكمال ٣٦٦، دائرة المعارف الاسلامية ٢ / ٢١٠.

سوال جب شیخ ابورجب حنبلی حفظہ اللہ سے ایسے شخص کے بارے میں استفسار کیا گیا کہ جو شخص مالک بن حارث اشتر رحمہ اللہ کا تمسخر اُڑائے اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے تو انہوں نے اس پر جو جواب دیا وہ حاضر خدمت ہے:

جواب "ایسا شخص فاسق اور منافق ہے کیونکہ اشتر رحمہ اللہ جو تھے وہ علی رضی اللہ عنہ کے خواص میں سے تھے جن پر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی اولاد سے بڑھ کر اعتماد کیا۔ ان کے متعلق تمام منفی روایات غیر ثابت ہیں اور ان کے بارے میں مثبت روایات غایت صحت والی ہیں۔ لہٰذا ایسے کلام والے شخص کا کوئی اکرام نہیں"۔

مالک بن حارث اشتر رحمہ اللہ کی مذمت میں جو روایات بیان کی جاتی ہیں وہ سب کی سب ضعیف الاسناد ہیں جنہیں ناصبیوں نے زیادہ تر پھیلا رکھا ہے جبکہ وہ جانتے ہیں کہ علم حدیث کی رو سے ان روایات کی سندی حیثیت کیا ہے۔ دیانت داری کا تقاضا تو یہ ہونا چاہئے تھا کہ ان روایات کو بیان کرتے وقت اِن راویوں کے بارے میں بھی بتایا جاتا لیکن ناصبیوں نے اس معاملے میں خیانت سے کام لیا اور ان روایات کے راویوں پر جو جرح تھی اس کو چھپا لیا۔ ناصبی روافض کے بارے میں کہتے ہیں کہ روافض صحابہ رضی اللہ عنہم کی توہین اس لئے کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ اتہام لگایا جائے کہ آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم صحیح نہیں تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی صحیح طور پر تربیت نہیں فرمائی تھی۔ بعینہٖ ناصبیوں نے مالک بن حارث اشتر رحمہ اللہ

سے متعلق ضعیف الاسناد روایات کو مسلمانوں میں اس لئے پھیلایا کہ اس کی آڑ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ پر یہ الزام دھرا جائے کہ سیدنا علی امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے قاتلین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی پشت پناہی کی اور ان کو مناصب سے نوازا۔ اسی لئے میں کہتا ہوں کہ روافض اور نواصب دونوں ایک ہی مشن پر کام کر رہے ہیں روافض اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کی محبت کی آڑ لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نشانہ بناتے ہیں اور نواصب قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ کی آڑ لے کر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو نشانہ بناتے ہیں اور علی رضی اللہ عنہ کو قتل عثمان رضی اللہ عنہ میں راضی گردانتے ہیں۔ مقصد ایک ہی مالک بن حارث اشتر رحمہ اللہ صرف بہانہ ہے اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ نشانہ ہیں۔

ذیل میں ہم ان احادیث کی تخریج کر رہے ہیں جن سے مالک بن حارث اشتر رحمہ اللہ کے طائفہ مومنین میں سے ایک مومن ہونے کا ذکر ہے۔

❀ امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

[۲] حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْأَشْتَرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ ذَرٍّ قَالَتْ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا ذَرٍّ الْوَفَاةُ قَالَتْ بَكَيْتُ فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ قَالَتْ وَمَا لِي لَا أَبْكِي وَأَنْتَ تَمُوتُ بِفَلَاةٍ مِنْ الْأَرْضِ وَلَا يَدَ لِي بِدَفْنِكَ وَلَيْسَ عِنْدِي ثَوْبٌ يَسَعُكَ فَأُكَفِّنَكَ فِيهِ قَالَ فَلَا تَبْكِي وَأَبْشِرِي فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَمُوتُ بَيْنَ امْرَأَيْنِ مُسْلِمَيْنِ وَلَدَانِ أَوْ ثَلَاثَةٌ فَيَصْبِرَانِ أَوْ يَحْتَسِبَانِ فَيَرِدَانِ النَّارَ أَبَدًا وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

[لَيَمُوتَنَّ رَجُلٌ مِنْكُمْ بِفَلَاةٍ مِنْ الْأَرْضِ يَشْهَدُهُ عِصَابَةٌ مِنْ الْمُؤْمِنِينَ]

وَلَيْسَ مِنْ أُولَئِكَ النَّفَرِ أَحَدٌ إِلَّا وَقَدْ مَاتَ فِي قَرْيَةٍ أَوْ جَمَاعَةٍ وَإِنِّي أَنَا الَّذِي أَمُوتُ بِفَلَاةٍ وَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ .

ام ذر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب ابوذر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو میں رونے لگی انہوں نے پوچھا کہ کیوں روتی ہو؟ میں نے کہا روؤں کیوں نہ؟ جبکہ آپ ایک جنگل میں اس طرح جان دے رہے ہیں کہ میرے پاس آپ کو دفن کرنے کا بھی کوئی سبب نہیں ہے اور نہ ہی اتنا کپڑا ہے جس میں آپ کو کفن دے سکوں، انہوں نے فرمایا تم مت رو اور خوشخبری سنو کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو آدمی دو یا تین مسلمان بچوں کے درمیان فوت ہوتا ہے اور وہ ثواب کی نیت سے اپنے بچوں کی وفات

پر صبر کرتا ہے تو وہ جہنم کی آگ کبھی نہیں دیکھے گا۔ اور میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا ہے کہ

''تم میں سے ایک آدمی ضرور کسی جنگل میں فوت ہوگا جس کے پاس مؤمنین کی ایک جماعت حاضر ہوگی''

اب ان لوگوں میں سے تو ہر ایک کا انتقال کسی نہ کسی شہر یا جماعت میں ہوا ہے اور میں ہی وہ آدمی ہوں جو جنگل میں فوت ہو رہا ہے واللہ نہ میں جھوٹ بول رہا ہوں اور نہ مجھ سے جھوٹ بولا گیا ہے۔

[مسند امام احمد - حدیث نمبر ۲۰۴۱۳]۔

[۳] ٢١٤٦٧- عن إبراهيم يعني ابن الأشتر، أن أبا ذر، حضره الموت وهو بالربذة فبكت امرأته، فقال: ما يبكيك؟ قالت: أبكي أنه لا يد لي بنفسك، وليس عندي ثوب يسعك كفنا. فقال: لا تبكي، فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم وأنا عنده في نفر يقول: "ليموتن رجل منكم بفلاة من الأرض، يشهده عصابة من المؤمنين " قال: فكل من كان معي في ذلك المجلس مات في جماعة وفرقة، فلم يبق منهم غيري، وقد أصبحت بالفلاة أموت، فراقبي الطريق فإنك سوف ترين ما أقول، فإني والله ما كذبت ولا كذبت. قالت: وأنى ذلك وقد انقطع الحاج؟ قال: راقبي الطريق. قال: فبينا هي كذلك إذا هي بالقوم تخد بهم رواحلهم كأنهم الرخم، فأقبل القوم حتى وقفوا عليها فقالوا: ما لك؟ قالت: امرؤ من المسلمين تكفنونه وتؤجرون فيه قالوا: ومن هو؟ قالت:أبو ذر. ففدوه بآبائهم وأمهاتهم، ووضعوا سياطهم في نحورها يبتدرونه، فقال: أبشروا، أنتم النفر الذين قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فيكم ما قال، أبشروا، سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "ما من امرأين مسلمين هلك بينهما ولدان أو ثلاثة فاحتسبا وصبرا فيريان النار أبدا " ثم قد أصبحت اليوم حيث ترون ولو أن ثوبا من ثيابي يسعني، لم أكفن إلا فيه، فأنشدكم الله أن لا يكفنني رجل منكم كان أميرا أو عريفا أو بريدا. فكل القوم كان قد نال من ذلك شيئا إلا فتى من الأنصار كان مع القوم، قال: أنا صاحبك، ثوبان في عيبتي من غزل أمي، وأجد ثوبي هذين اللذين علي. قال: أنت صاحبي فكفني.

اس حدیث کے عقب میں شعیب الارناؤوط لکھتے ہیں:

یہ حدیث حسن ہے، اور یہ سند منقطع ہے، کیونکہ ابراہیم بن الاشتر نے ابوذر سے کچھ نہیں سنا، لیکن رقم ۲۱۳۷۳ کی گزری ہوئی روایت وہ موصول آئی ہے۔

عفان: یہ ابن مسلم ہیں۔ اور وہیب: یہ ابن خالد ہیں۔

اور اس روایت کو ابن سعد نے ''الطبقات'' ۴ / ۲۲۲۳-۲۳۳ میں عفان بن مسلم کے واسطے سے اس سند کے ساتھ نکالا ہے۔

اور اس کی روایت میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ قول نہیں ہے [ما من امرأين . الخ].

اور امام احمد اور ابن سعد محمد بن اسحاق الصنعانی نے اس کا خلاف کرتے ہوئے اس روایت کو بواسطہ عفان بن مسلم، عن وهيب، عن عبد الله بن عثمان، عن مجاهد، عن إبراهيم بن الأشتر، عن أبيه، عن زوجة أبي ذر اسی کے ساتھ موصولا روایت کیا ہے۔

اور اسی طریق پر ابن اثیر نے ''اسد الغابہ'' (۱/ ۳۵۸) میں تخریج کیا ہے۔

اور حاکم نے (۳/ ۳۳۷-۳۳۸) میں انصاری نوجوان کے قصہ کے ساتھ مختصر طور پر تخریج کیا ہے زائدة، عن عبد الله بن عثمان، عن مجاهد، قال: قال أبو ذر کے طریق سے اس کو انہوں نے منقطع سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔

[۴] (حدّثنا عبد الله حدّثني أبي) : حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ يَعْنِي ابْنَ الْأَشْتَرِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ حَضَرَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ بِالرَّبَذَةِ فَبَكَتْ امْرَأَتُهُ فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ قَالَتْ أَبْكِي لَا يَدَ لِي بِنَفْسِكَ وَلَيْسَ عِنْدِي ثَوْبٌ يَسَعُكَ كَفَنًا فَقَالَ لَا تَبْكِي فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَأَنَا عِنْدَهُ فِي نَفَرٍ يَقُولُ لَيَمُوتَنَّ رَجُلٌ مِنْكُمْ بِفَلَاةٍ مِنْ الْأَرْضِ يَشْهَدُهُ عِصَابَةٌ مِنْ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ فَكُلُّ مَنْ كَانَ مَعِي فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ مَاتَ فِي جَمَاعَةٍ وَفُرْقَةٍ فَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ غَيْرِي وَقَدْ أَصْبَحْتُ بِالْفَلَاةِ أَمُوتُ فَرَاقِبِي الطَّرِيقَ فَإِنَّكِ سَوْفَ تَرَيْنَ مَا أَقُولُ فَإِنِّي وَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ قَالَتْ وَأَنَّى ذَلِكَ وَقَدْ انْقَطَعَ الْحَاجُّ قَالَ رَاقِبِي الطَّرِيقَ قَالَ فَبَيْنَا هِيَ

كَذَلِكَ إِذَا هِيَ بِالْقَوْمِ تَخُدُّ بِهِمْ رَوَاحِلُهُمْ كَأَنَّهُمْ الرَّخَمُ فَأَقْبَلَ الْقَوْمُ حَتَّى وَقَفُوا عَلَيْهَا فَقَالُوا مَا لَكِ قَالَتْ امْرُؤٌ مِنْ الْمُسْلِمِينَ تُكَفِّنُونَهُ وَتُؤْجَرُونَ فِيهِ قَالُوا وَمَنْ هُوَ قَالَتْ أَبُو ذَرٍّ فَفَدَوْهُ بِآبَائِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ وَوَضَعُوا سِيَاطَهُمْ فِي نُحُورِهَا يَبْتَدِرُونَهُ فَقَالَ أَبْشِرُوا أَنْتُمْ النَّفَرُ الَّذِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِيكُمْ مَا قَالَ أَبْشِرُوا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ امْرَأَيْنِ مُسْلِمَيْنِ هَلَكَ بَيْنَهُمَا وَلَدَانِ أَوْ ثَلَاثَةٌ فَاحْتَسَبَا وَصَبَرَا فَيَرَيَانِ النَّارَ أَبَدًا ثُمَّ قَدْ أَصْبَحْتُ الْيَوْمَ حَيْثُ تَرَوْنَ وَلَوْ أَنَّ ثَوْبًا مِنْ ثِيَابِي يَسَعُنِي لَمْ أُكَفَّنْ إِلَّا فِيهِ فَأَنْشُدُكُمْ اللَّهَ أَنْ لَا يُكَفِّنَنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ كَانَ أَمِيرًا أَوْ عَرِيفًا أَوْ بَرِيدًا فَكُلُّ الْقَوْمِ كَانَ قَدْ نَالَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا إِلَّا فَتًى مِنْ الْأَنْصَارِ كَانَ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ أَنَا صَاحِبُكَ ثَوْبَانِ فِي عَيْبَتِي مِنْ غَزْلِ أُمِّي وَأَجِدُ ثَوْبَيَّ هَذَيْنِ اللَّذَيْنِ عَلَيَّ قَالَ أَنْتَ صَاحِبِي فَكَفِّنِّي .

[حاشية السندي على مسند الإمام أحمد بن حنبل: أبي الحسن نور الدين محمد بن عبد الهادي]

قال : [الساعاتي، أحمد بن عبد الرحمن البناساعاتى فى كتاب : كتاب الفتح الرباني لترتيب مسند الإمام أحمد بن حنبل الشيباني :

(٣٧٧) (١) إبراهيم بن الأشتر روي عن أبيه وعمر وروي عنه ابنه مالك ومجاهد وغيرهما ذكره ابن حبان في الثقات كان من أعيان الأمراء بالكوفة وكان شجاعاً وهو الذي قتل عبيد الله بن زياد الأمير في وقعة الخازر سنة سبع وستين وقتل مع مصعب بن الزبير في ألو سنة اثنين وسبعين أهـ ملخصاً من تعجيل المنفعة للحافظ ابن حجر (٢) الربذة من قري المدينة على ثلاثة أميال قريبة من ذات عرق على طريق الحجاز وكان قد خرج إليها أبو ذر مغاضباً لعثمان بن عفان (رضي الله عنه) فأقام بها إلى أن مات في سنة ٣٢ أهـ (٣) أي لا قدرة لي على تجهيزك ودفنك (٤) أي جماعة (٥) الرفقة بضم الراء وكسرها الجماعة ترافقهم في سفرك والجمع رفاق (٦) الأول بالبناء للمعلوم أي ما قلت كذباً على رسول الله (صلى الله عليه وسلم) والثاني بالبناء بالمجهول أي ما حدثني رسول الله (صلى الله عليه وسلم) بكذب (٧) أي تسير بهم مسرعة،

الخدي بالخاء المعجمة المفتوحة والدال المهملة الساكنة آخرة ياء تحتية - ضرب من السير يقال خدي يخدي خدياً فهو خاد بوزن رمي يرمي رمياً فهو رام وروى (تجد بهم رواحلهم) بالجيم والدال المهملة المشددة والجد في السير معناه الإسراع والاجتهاد فيه وفي الحديث كان رسول الله (صلى الله عليه وسلم) إذا جد به السير جمع بين الصلاتين "والراحلة" من الإبل البعير القوي القوي على الأسفار والأحمال والذكر والأنثي فيه سواء والهاء للمبالغة وجمعه رواحل (٨) بفتحين نوع من الطوير وأحدثه رخمة (٩) أي قال كل منهم لأبي ذر فداك أبي وأمي (١٠) أي في أعناق رواحلهم (١١) ذكر هذا الحديث في هذا الموطن غير واضح وقد ذكر الهيثمي في مجمع الزوائد في الحديث في ترجمة أبي ذر معزواً لأحمد بلفظ "فقال أبشروا فأنتم الذين قال رسول الله (صلى الله عليه وسلم) فيكم ما قال ثم أصبحت اليوم حيث ترون، ورواه الحاكم في المستدرك من طريق مجاهد عن إبراهيم بن الأشتر عن أبيه عن أم ذر وفيه. "فقال لهم أبشروا فأني سمعت رسول الله (صلى الله عليه وسلم) يقول لنفر أنا فيهم "ليموتن رجل منكم بفلاة من الأرض تشهده عصابة من المؤمنين مأمن أولئك النفر رجل إلا وقد هلك في قرية وجماعة والله ما كذبت ولا كذبت أهـ (١) لما كانت الوظائف الرسمية لا يخلو من يليها عن الشبهات ناشدهم أبو ذر (رضي الله عنه) ألا يكفن في ثوب لأحد من هؤلاء تورعاً وقد حقق رغبته بهذا الفتي الأنصاري الذي لم يل شيئاً من الإمارة وكان معه ثوبان من غزل أمه في عيبته (العريف) المقيم بأمور القبيلة أو الجماعة من الناس يلي أمورهم ويتعرف الأمير منه أحوالهم فعيل بمعني فاعل (البريد) الرسول الذي يركب البغل ويحمل مع الرسائل من بلد إلى بلد قال في النهاية وهي كلمة فارسية يراد بها في الأصل البغل. ثم سمي الرسول الذي يركبه بريداً والمسافة التي بين السكتين بريداً أهـ باختصار (العيبة) مستودع الثياب جمعه عياب والعرب تكني عن القلوب والصدور بالعياب لأنها مستودع السرائر إفادة في النهاية (تخريجه) ذكر الهيثمي فلذا الحديث وقال: "رواه أحمد من طريقين أحدهما هذه والأخرى مختصرة عن إبراهيم بن الأشتر عن أم ذر ورجال الطريق الأولى رجال الصحيح ورواه البزار بنحوه اختصار، أهـ وذكر هذا الحديث أيضاً الحاكم في المستدرك

أخبرنا أبو جعفر محمد بن محمد بن عبد الله ثنا إسماعيل بن أسحق القاضي ثنا على بن عب الله المديني ثنا يحيي بن سليم الطائفي ثنا عبد الله بن عثمان بن خيثم عن مجاهد عن إبراهيم بن الأشتر عن أبيه عن أم ذر قالت لما حضرت أبا ذر الوفاة بكيت الحديث بمثل رواية أحمد مع تفاوت يسير وسكت عنه هو والذهبي. (سنده) (٢) حدّثنا عبد الله حدّثني أبي ثنا أسحاق بن عيسي حدثني يحيي بن سليم عن عبد الله بن عثمان عن مجاهد عن إبراهيم بن الأشتر عن أبيه عن أم ذر قالت لما حضرت أبا ذر الوفاة قالت بكيت فقال ما يبكيك قالت ومالي لا أبكي وأنت تموت بفلاة من الأرض ولا يدلي بدفنك وليس عندي ثوب يسعك فأكفنك فيه قال فلا نبكي وابشري فإني سمعت رسول اله (صلى الله عليه وسلم) يقول لا يموت بين امرأين مسلمين ولدان أو ثلاثة فيصبران أو يحتسبان فيردان النار أبدا ۇأني سمعت رسول الله (صلى الله عليه وسلم) يقول ليموتن رجل منكم بفلاة من الأرض يشهده عصابة من المؤمنين وليس من أولئك النفر أحد إلا وقد مات في قرية أو جماعة وإني أنا الذي أموت بفلاة والله ما كذّبت ولا كذبت (تخريجه) تقدم في الرواية السابقة.

ابراہیم بن اشتر رحمہ اللہ یہ اپنے والد مالک بن حارث اشتر رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں اوران سے ان کے بیٹے مالک اور مجاہد کے علاوہ دیگر دوسرے روایت کرتے ہیں ابن حبان نے ان کا ذکر ثقات میں کیا ہے کوفہ کے امراء میں سے تھے شجاع تھے ابراہیم بن اشتر رحمہ اللہ ہی وہ شخص ہیں جنہوں نے ٦٧ ہجری میں خازر کے واقعہ میں امیر عبید اللہ بن زیاد کو قتل کیا تھا ابراہیم بن اشتر مصعب بن زبیر رحمہما اللہ کے ہمراہ ٧٢ ہجری میں قتل ہوئے حافظ ابن حجر کی تعجیل المنفعہ سے ملحظ ربذہ مدینہ سے تین میل کی مسافت پر ایک گاؤں ہے ذات عرق سے قریب ہے حجاز کے طریق پر ابوذر رضی اللہ عنہ مدینہ سے عثمان رضی اللہ عنہ سے ناراضگی کی حالت میں نکلے اور ربذہ میں جا کر مقیم ہو گئے یہاں تک کہ ٣٢ ہجری میں ربذہ میں آپ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی وہاں پر جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو ان کی بیوی نے کہا کہ میں تمہیں کفن دفن نہیں دے سکتی ۔۔۔ ہیثمی نے ''مجمع الزوائد'' میں ابوذر رضی اللہ عنہ کے ترجمہ میں حدیث ذکر کی ہے جس کی نسبت احمد کی طرف ان الفاظوں کے ساتھ کی ہے: ''ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خوش ہو جاؤ، کیونکہ تم وہی لوگ ہو جن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آج وہی ظاہر ہو گیا جہاں تم دیکھ رہے ہو۔ اور حاکم نے مستدرک میں مجاہد کے طریق سے بواسطہ ابراہیم بن اشتر وہ بواسطہ اپنے والد وہ بواسطہ ام ذر سے روایت کیا ہے اور اس میں یہ ہے: ابوذر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا خوش ہو جاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ

صلی اللہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے فرما رہے تھے اور میں ان میں موجود تھا ''تم میں سے ایک آدمی ضرور کسی جنگل میں فوت ہوگا جس کے پاس مؤمنین کی ایک جماعت حاضر ہوگی'' اب ان لوگوں میں سے تو ہر ایک کا انتقال کسی نہ کسی شہر یا جماعت میں ہوا ہے اور میں ہی وہ آدمی ہوں جو جنگل میں فوت ہو رہا ہوں واللہ نہ میں جھوٹ بول رہا ہوں اور نہ مجھ سے جھوٹ بولا گیا ہے۔۔۔ ہیثمی نے اس حدیث کا ذکر کیا اور کہا: اس حدیث کو امام احمد نے دو طریقوں سے روایت کیا ہے ایک طریقہ تو یہ ہے اور دوسرا طریق اس روایت کا مختصرا ذکر کیا بواسطہ ابراہیم بن اشتر عن ام ذر اور پہلے طریق کے رجال صحیح کے رجال ہیں اور بزار نے بھی اس حدیث کو اسی طرح اختصار کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اھ اور اس حدیث کا ذکر حاکم نے مستدرک میں کیا ہے هذا الحديث أيضاً الحاكم في المستدرك أخبرنا أبو جعفر محمد بن محمد بن عبد الله ثنا إسماعيل بن أسحق القاضي ثنا على بن عب الله المديني ثنا يحي بن سليم الطائفي ثنا عبد الله بن عثمان بن خيثم عن مجاهد عن إبراهيم بن الأشتر عن أبيه عن أم ذر قالت لما حضرت أبا ذر الوفاة بكيت الحديث امام احمد کی روایت کردہ حدیث کے کی طرح تھوڑے اختلاف کے ساتھ اور اس حدیث پر حاکم اور ذہبی دونوں نے سکوت کیا ہے۔ باقی امام احمد کی روایت کو البنا ساعاتی نے نقل کیا ہے۔

[كتاب الفتح الرباني لترتيب مسند الإمام أحمد بن حنبل الشيباني - [الساعاتي، أحمد بن عبد الرحمن]- ٢٢ / ٣٧٤-٣٧٥].

[٥] ٢٠٩١٧ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْأَشْتَرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أُمِّ ذَرٍّ ، قَالَتْ : لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا ذَرٍّ ، الْوَفَاةُ قَالَتْ : بَكَيْتُ ، فَقَالَ : مَا يُبْكِيكِ ؟ قَالَتْ : وَمَا لِي لَا أَبْكِي وَأَنْتَ تَمُوتُ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ ، وَلَا يَدَ لِي بِدَفْنِكَ ، وَلَيْسَ عِنْدِي ثَوْبٌ يَسَعُكَ فَأُكَفِّنَكَ فِيهِ . قَالَ : فَلَا تَبْكِي وَأَبْشِرِي ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : لَا يَمُوتُ بَيْنَ امْرَأَيْنِ مُسْلِمَيْنِ وَلَدَانِ أَوْ ثَلَاثَةٌ فَيَصْبِرَانِ وَ يَحْتَسِبَانِ فَيَرَيَانِ النَّارَ أَبَدًا.

[مسند أحمد ابن حنبل مسند الأنصار حديث أبي ذر الغفاري حديث رقم ٢٠٩١٧].

[٦] ٢١٣٧٣ -حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْأَشْتَرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّ ذَرٍّ، قَالَتْ: لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا ذَرٍّ، الْوَفَاةُ قَالَتْ: بَكَيْتُ، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكِ؟ قَالَتْ: وَمَا لِي لَا أَبْكِي

وَأَنْتَ تَمُوتُ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ، وَلَا يَدَ لِي بِدَفْنِكَ، وَلَيْسَ عِنْدِي ثَوْبٌ يَسَعُكَ فَأُكَفِّنَكَ فِيهِ. قَالَ: فَلَا تَبْكِي وَأَبْشِرِي، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَا يَمُوتُ بَيْنَ امْرَأَيْنِ مُسْلِمَيْنِ وَلَدَانِ أَوْ ثَلَاثَةٌ فَيَصْبِرَانِ وَيَحْتَسِبَانِ فَيَرَيَانِ النَّارَ أَبَدًا "

وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

[لَيَمُوتَنَّ رَجُلٌ مِنْكُمْ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ يَشْهَدُهُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ " وَلَيْسَ مِنْ أُولَئِكَ النَّفَرِ أَحَدٌ إِلَّا وَقَدْ مَاتَ فِي قَرْيَةٍ أَوْ جَمَاعَةٍ، وَإِنِّي أَنَا الَّذِي أَمُوتُ بِفَلَاةٍ، وَاللهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ].

شعیب الارنؤوط-عادل مرشد،اوردوسرے محققین کہتے ہیں:

اس حدیث کی سند حسن ہے، ابراہیم بن اشتر رحمہ اللہ: یہ ابراہیم بن مالک بن حارث رحمہ اللہ ہیں، اپنے والد اشتر رحمہ اللہ اور عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے، ابن حبان نے ان کا ذکر ثقات میں کیا ہے، کوفہ کے امراء میں سے تھے، اور ان کے والد مالک بن حارث رحمہ اللہ جو کہ اشتر کے نام سے معروف ہیں ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے، ابن سعد نے مالک بن حارث رحمہ اللہ کا ذکر کوفہ کے طبقہ اولیٰ کے تابعین میں کیا ہے، اور کہا ہے کہ: اشتر رحمہ اللہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے تھے، جمل صفین اور کے علاوہ تمام معرکوں میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ حاضر رہے تھے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے مالک بن حارث اشتر رحمہ اللہ کو مصر کا گورنر مقرر کیا تھا، عجلی کہتے ہیں: تابعی ہیں کوفی ہیں ثقہ ہیں، اور ابن حبان نے ان کا ذکر ''ثقات'' میں کیا ہے ان کا شمار مخضرمین میں ہوتا ہے، ان سے امام نسائی نے روایت کی ہے، اور ام ذر رضی اللہ عنہا کا ذکر ابن حبان نے ثقہ تابعین میں کیا ہے، کہا گیا ہے کہ ان کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت حاصل تھی، اور اس حدیث کے باقی رجال صحیح کے رجال ہیں۔ اسحاق بن عیسی: یہ ابن نجیح ابن الطباع ہیں، اور یحیی بن سلیم: یہ طائفی ہیں، اور عبداللہ بن عثمان: یہ ابن خثیم ہیں، اور مجاہد: یہ ابن جبر مکی ہیں۔

تخریج:

وأخرجه ابن سعد في "الطبقات" ٤ / ٢٣٣-٢٣٤، وابن أبي عاصم في "الآحاد والمثاني" (٩٨٤)، والبزار في "مسنده" (٤٠٦٠) ، وابن حبان (٦٦٧٠) و (٦٧٠١) ، والحاكم (٣ / ٣٤٤-٣٤٦) ، وأبو نعيم في "الحلية" (١ / ١٦٩-١٧٠) ، والبيهقي في "دلائل النبوة" (٦ / ٤٠١-٤٠٢) ، من طرق عن يحيى ابن سليم، بهذا الإسناد- مطولاً بنحو الرواية الآتية برقم (٢١٤٦٧) ، وسقط

من مطبوع "الآحاد والمثاني": "أم ذر". وليس في روايات ابن أبي عاصم وابن حبان في الموضع الأول وأبي نعيم والبيهقي قوله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لا يموت بين امرأين مسلمين ... إلخ". وانظر ما سلف برقم (٢١٣٤١) .

۞ **علامہ ناصر الدین الالبانی اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:**

شرح الحديث الثاني وهو (عن أبي ذر أنه مات بالربذة ....) رواه أحمد .

الشيخ : الحديث الثاني يعني إبراهيم بن الأشقر أن أبا ذر حضره الموت وهو بالربذة فبكت امرأته فقال ما يبكيك فقالت أبكي فإنه لا يد لي بنفسك و ليس عندي ثوب يسعك ... إذا كان عندي خطأ فصحح " و ليس عندي ثوب يسعك كفنا " قال " لا تبكي فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم -و هنا سقط استدركته وهو بعد قوله- سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله و سلم ذات يوم وأنا عنده في نفر هذه زيادة - يقول الرسول عليه السلام في مجلس من الصحابة و فيهم أبو ذر (ليموتن رجل منكم بفلاة من الأرض يصحبه عصابة من المؤمنين) قال أبو ذر : فكل من كان معي في ذاك المجلس مات في جماعة و فرقة ... فكل من كان معي في ذلك المجلس مات في جماعة و فرقة فلم يبق منهم غيري و قد أصبحت بفلاة أموت راقبي الطريق فإنك سوف ترين ما أقول فإني و الله ما كذبت و لا كذبت ، قالت : و أنّا ذلك و قد انقطع الحاج ؟ قال : راقبي الطريق ، قال فبينما هي كذلك إذا هي بالقوم تخض بهم رواحلهم كأنهم ... فأقبل القوم حتى وقفوا عليها فقالوا : ما لك ؟ فقلت : امرؤ من المسلمين تكفنوه و تؤجروا فيه ، قالوا : و من هو ؟ قالت : أبو ذر ، ففدوه بآبائم و أمهاتهم و وضعوا أسياطهم في نحورها يبتدرونه فقال -عندي فقالت و هو خطأ- أبشروا فإنكم النفر الذين قال رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم فيكم ما قال ثم قد - زيادة بين قوسين - أصبحت اليوم حيث ترون ولو أن لي ثوبا من ثيابي - هنا الشاهد - من ثيابي يسع كفني لم أكفن إلا فيه فأنشدكم الله لا يكفنني رجل منكم كان عريفا أو أميرا أو بريدا فكل القوم قد نال من ذلك شيئا إلا فتى من الأنصار و كان مع القوم قال أنا صاحبك ثوبان في عيبتي من غزل أمي و أحد ثوبيّ هاذين اللّذين عليّ قال أنت صاحبي " رواه أحمد و

اللفظ له و رجاله رجال الصحيح و البزار بنحوه باختصار ، العيبة بفتح العين المهملة وإسكان المثناة تحت بعدها موحدة هي ما يجعل المسافر فيها ثيابه يعني " شنطة السفر " .

نعود لهذا الحديث لشرح بعض ما قد يشكل على بعض الناس يقول إبراهيم بن الأشقر أن أبا ذر حضره الموت وهو بالربذة مكان قريب من المدينة فبكت امرأته لأنه كانت تعيش مع زوجها أبي ذر في فلاة من الأرض ليس هناك جليس و لا صاحب و لا صديق و لا ديار و لا أي شيء فبكت امرأته و قد حضر زوجها الموت فقال ما يبكيك ؟ قالت أبكي فإنه لا يد لي بنفسك و ليس عندي ثوب يسعك كفنا ... ما فيه ثوب أكفنك فيه و ما فيه أحد هنا يساعدني فبشرها بما كان سمعه من الرسول عليه السلام لا تبكي قائلا لها لا تبكي فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم ذات يوم و أنا عنده في نفر يقول (ليموتن رجل منكم في فلاة من الأرض تشهده عصابة من المؤمنين) هذه البشارة الزوجة استوحشت من وفاة زوجها وحيدا و لا كفن له يكفنه فيه فأخبرها بأن الرسول عليه السلام قد قال يوما في مجلس فيه جماعة من الصحابة هو أحدهم الواحد من هؤلاء سيموت في فلاة من الأرض في البرية لكن يشهده عصابة من المؤمنين جماعة قال أبو ذر فكل من كان معي في ذلك المجلس مات في جماعة و فرقة يعني أحيانا ناس مات في جماعات و ناس ماتوا وحيدين كهو لكن هؤلاء لم يبق أحد غيري لذلك فأنا الذي سأموت في فلاة من الأرض و لا بد أن يصدق فيّ خبر الرسول عليه السلام حين قال (يشهده عصابة من المؤمنين) لذلك أبشري و لا تيأسي ، هنا ملاحظة أريد أن ... بها نص الحديث يخطاب الرسول عليه السلام الصحابة الحاضرين في ذلك المجلس فالصحابي انظروا كيف يتأمل في كلام الرسول الدقيق فيفهم أن هذا الخطاب مقصود به هذه الجماعة الخاصة الموجودين في ذاك المجلس و لا يذهب عنه و خاطره إلى أنه يعني واحدا من الصحابة جميعا لا ، لأنه خطاب لمن كان حاضرا في ذلك المجلس و من هنا تيقن أبو ذر ما دام أن الجماعة ماتوا تارة في جماعة و تارة وحدانا لكن ما أحد منهم مات في فلاة من الأرض و ما دام كلهم النفر ماتوا ما بقي غيري و أنا في الفلاة إذا أنا المقصود بذلك الخبر فلا بد

أن يتحقق تمام الخبر ألا و هو أن يشهد موته جماعة عصابة من المؤمنين يعني من الصحابة فهو يقول " فكل من كان معي في ذلك المجلس مات في جماعة و فرقة و لم يبق أحد منهم غيري و قد أصبحت من الفلاة أموت فراقبي الطريق فإنك سوف ترين ما أقول فإني و الله ما كذبت ولا كُذبت " أي أنا ما كذبت على رسول الله صلى الله عليه و سلم و لا الرسول عليه السلام كذب عليّ حاشا من ذلك إذا إنه لحق مثل ما أنكم تنطقون لابد أن هذا الخبر يصدق لا أنا كاذب على الرسول عليه السلام و لا الرسول يكذب علينا ، لكن لا تزال هي مستوحشة و مستغربة هذا الخبر قالت " و أنى ذلك و قد انقطع الحاج ؟ " هما الزوجان يعيشان في فلاة من الأرض يعني ليس في طريق الناس و الطريق الذي يمر به الناس بقوافلهم و إنما في طريق يطرقه الحجاج عادة و لم يبق هناك حجاج قافلون من الحج لذلك من أين يأتي هؤلاء الناس الذين تظن أنت أنهم سيحضرون وفاتك قال : " راقبي الطريق " يقول قولة الرجل المؤمن المعتقد بأن خبر الرسول عليه السلام فيه سيتحقق و لابد قال فبينما هي كذلك تراقب الطريق تنفيذا لأمر زوجها إذا هي بالقوم تخبّ بهم رواحلهم ... من السيل و هو في ... تخب و بين تجد من الإسراع في السير في بعض النسخ هذه رواية أحمد فبينما هي كذلك إذا هي بالقوم تخب بهم وراحلهم كأنهم الرخم أنا هذا التشبيه في الواقع ما فهمته فإذا كان بعض إخواننا الحاضرين عندهم سابق معرفة بهذا التعريف فليفيدونا أياه يعني تشبيه بالرخم كأنهم الرخم ... .

الشيخ : .... تشبيه فأقبل القوم حتى وقفوا عليها فقالوا ما لك ؟ فقالت امرؤ من المسلمين تكفونه وتأجروا فيه يعني هنا رجل حضره الموت فلعلكم تكسبون أجره و تكفنونه قالوا من هو ؟ قالت أبو ذر ... أبو ذر أول ما سمعوا باسمه فدوه بآبائهم و أمهاتهم و وضعوا سياطهم في نحورها الظاهر أن المقصود أنهم علقوا السياط التي يسوقون بها رواحلهم على الرواحل ... ليتوجهوا إلى حيث أبو ذر يحتضر قال و وضعوا سياطهم في رواحلهم يبتدرونه فقال يعني فجاؤوا إليه فقال أبشروا فإنكم النفر الذين قال الرسول صلى الله عليه و سلم فيكم ما قال يشهده عصابة من المؤمنين ... الجملة ثم هنا سقط أيضا

غريب ما أدري إذا كان المصنف اختصره و ليس هذا من شأن المؤلفين و الغريب أنه توارد عليه أو تبعه فيه الهيثمي في مجمع الزوائد هذا السقط.

دوسری حدیث کی تفسیر جو کہ (ابو ذر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ ان کی وفات ربذہ میں ہوئی۔۔۔۔) اسے امام احمد نے روایت کی ہے۔

الشیخ: دوسری حدیث سے مراد ابراہیم بن اشتر رحمۃ اللہ علیہما ہیں کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ کی وفات اس وقت ہوئی جب وہ ربذہ میں تھے، تو ان کی بیوی رونے لگیں، تو ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہیں رونا کیوں آرہا ہے؟ ان کی بیوی نے کہا: میں اس لیے رو رہی ہوں کیونکہ میرے پاس اتنی قوت نہیں ہے اور نہ ہی میرے پاس کپڑے ہیں جو تمہارے کفن کے کام آسکیں۔۔۔ الالبانی کہتے ہیں: اگر مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہے تو اسے درست کر دیں۔ ''اور میرے پاس ایسے کپڑے نہیں ہیں جو تمہارے کفن کے کام آسکے۔'' ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا: '' مت رو، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے'' - اور یہاں یہ قول ساقط ہو گیا، اور اس قول کے کہنے کے بعد احساس ہوا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دن سنا جب میں آپ کے ساتھ صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت میں موجود تھا یہ زیادت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ رضی اللہ عنہم کی مجلس میں فرما رہے تھے اور ان صحابہ رضی اللہ عنہم میں ابو ذر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے کہ (تم میں سے ایک آدمی بیابان جنگل میں مرے گا، اس کے پاس مومنوں کی ایک جماعت حاضر ہوگی۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا: جو لوگ میرے ساتھ تھے اب ان لوگوں میں سے تو ہر ایک کا انتقال کسی نہ کسی شہر یا جماعت میں ہو گیا ہے اور میں ہی وہ آدمی ہوں جو جنگل میں فوت ہو رہا ہے واللہ نہ میں جھوٹ بول رہا ہوں اور نہ مجھ سے جھوٹ بولا گیا ہے۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ کی بیوی نے کہا: کہ اب تو حجاج کرام بھی واپس چلے گئے اب کون آئے گا؟ ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم راستے کا خیال رکھو ابھی وہ یہ گفتگو کر رہی تھیں کہ اچانک انہیں کچھ لوگ نظر آئے جو اپنی سواریوں کو سرپٹ دوڑاتے ہوئے چلے آرہے تھے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے گدھ تیزی سے آرہے ہیں وہ لوگ ابو ذر رضی اللہ عنہ کی بیوی کے قریب پہنچ کر رک گئے اور ان سے پوچھا کہ: تمہارا کیا مسئلہ ہے؟ (جو یوں راستے میں کھڑی ہو) انہوں نے بتایا: کہ یہاں ایک مسلمان آدمی ہے اس کے کفن دفن کا انتظام کر دو تمہیں اس کا بڑا ثواب ملے گا انہوں نے پوچھا: وہ کون ہے؟ انہوں نے بتایا: کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ ہیں انہوں نے اپنے ماں باپ کو ان پر قربان کیا اپنے کوڑے اپنی گردنوں میں ڈالے اور تیزی سے چلے۔ الالبانی نے کہا: فقالت میرے نزدیک خطا ہے وہاں پہنچے تو ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہیں خوشخبری ہو کہ تم ہی وہ لوگ ہو جن کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا: خوشخبری ہو۔ پھر جو قوسین کے مابین ہے وہ زیادت ہے۔۔۔۔ اس حدیث کو امام احمد رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے اور اس حدیث کے رجال صحیح کے رجال ہیں اور بزار نے بھی اس حدیث کو اسی طرح سے اختصار کے ساتھ روایت

کیا ہے۔۔۔ہم دوبارہ اس حدیث کی تفسیر بیان کرنے کی طرف لوٹتے ہیں جو بعض لوگوں کے لیے مشکل ہے ابراہیم الاشتر رحمۃ اللہ علیہا کہتے ہیں: ابوذر رضی اللہ عنہ ربذہ میں تھے جو کہ مدینہ سے قریب ایک مقام ہے وہاں جب ان کی موت کا وقت قریب آیا تو ان کی بیوی رونے لگیں کیونکہ وہ ابوذر رضی اللہ عنہ کے ساتھ زندگی گزار رہی تھیں ایک جنگل بیابان میں جہاں کوئی دوسرا ساتھی میسر نہیں تھا نہ ہی کوئی دوست وہاں تھا نہ کوئی دوسرا گھر وہاں تھا نہ ہی کوئی اور چیز وہاں میسر تھی جب ان کے شوہر ابوذر رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت قریب آیا تو وہ رونے لگیں تو ابوذر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے پوچھا: کیوں رو رہی ہو؟ تو انہوں نے کہا: کہ میں اس لیے رو رہی ہوں مجھ میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ میں آپ کو دفن کرسکوں اور نہ ہی میرے پاس کپڑے ہیں کہ آپ کو کفن کے کام آسکیں۔۔۔میرے پاس کپڑے نہیں ہیں جس سے میں آپ کو کفن دے سکوں اور نہ ہی کوئی یہاں دوسرا موجود ہے جو کفن دفن میں میری مدد کرسکے، پس ابوذر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو وہ خوشخبری سنائی جسے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی تھی ایک دن جب میں لوگوں (یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم) کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھا تو آپ فرما رہے تھے: (تم میں سے ایک آدمی ضرر بضر ور بیابان جنگل میں فوت ہوگا اور اس کے پاس (اس کے کفن دفن کے لیے) مومنین کی جماعت حاضر ہوگی) یہ بیوی کے لیے خوشخبری تھی جو کہ اپنے اکیلے شوہر کی وفات پر وحشت زدہ تھی اس کے پاس اپنے شوہر کو کفن دینے کے لیے کپڑے نہ تھے کہ وہ اس میں اس کو کفن دے سکے پس اس کے شوہر نے اس کو خبر دی کہ رسول علیہ السلام نے ایک دن اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی مجلس میں یہ فرمایا تھا کہ وہ ان صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک ہوں گے جو اس بیابان جنگل کی زمین پر مریں گے لیکن ان کے پاس مومنین کی ایک جماعت حاضر ہوگی ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پس ہر وہ شخص جو اس وقت میرے ساتھ اس مجلس میں موجود تھا مر چکا تھا ہر جماعت اور ہر فرقے سے مر چکا تھا اور کوئی بھی شخص باقی نہ رہا تھا سوائے میرے اور میں اس وقت اس بیابان جنگل کی زمین میں مر رہا ہوں پس یہ ضروری ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس خبر کی تصدیق کی جائے جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا: (کہ اس شخص کے پاس اس وقت مومنین کی ایک جماعت حاضر ہوگی) لہٰذا خوشخبری ہو مایوس مت ہو، الالبانی کہتے ہیں : کہ میں چاہتا ہوں کہ یہاں اس بات کو ملاحظہ کیا جائے کہ۔۔۔حدیث میں نص موجود ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب صحابہ رضی اللہ عنہم سے خطاب کیا جو اس وقت موجود تھے اس مجلس میں پس صحابی رضی اللہ عنہ کو دیکھو کہ کس طرح سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دقیق کلام کو سمجھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خطاب سے مراد اس وقت خاص طور پر اس مجلس میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی وہ مخصوص جماعت تھی جو وہاں موجود تھی اور اس صحابی کا خیال تک نہیں گیا کہ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت مراد ہے۔نہیں، بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خطاب صرف ان صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے تھا جو اس وقت وہاں اس مجلس میں حاضر تھے اور یہاں ابوذر رضی اللہ عنہ کو یقینی طور پر علم تھا کہ وہ گروہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خطاب کیا تھا وہ مر چکا ہے

کسی جماعت میں اور کبھی اکیلے لیکن ان میں سے اس مجلس میں موجود شخص میں سے کوئی بھی شخص اس بنجر زمین میں نہیں مرا ہے، اوراس وقت تک وہ سب مر گئے میرے سوا کوئی نہیں بچا ہے اور اگر میں اس خبر سے مراد ہوں تو میں ہی اس بیابان جنگل میں ہوں۔ضروری ہے کہ اس خبر کو پوری طرح سے پہچانا جائے اور وہ یہ ہے کہ ان کی موت کے وقت مومنوں کا ایک گروہ ضرور بضرور حاضر ہوگا۔ میرا مطلب ہے صحابہ رضی اللہ عنہم سے، وہ کہتے ہیں۔اس مجلس میں جو صحابی بھی میرے ساتھ تھا وہ ایک گروہ اور جماعت میں مر گیا اور ان میں سے میرے سوا کوئی باقی نہ رہا۔اور میں ہی اس بیابان جنگل میں مر رہا ہوں۔پس راستے کو دیکھتی رہو عنقریب آپ دیکھ لیں گی جو میں کہہ رہا ہوں واللہ نہ میں جھوٹ بول رہا ہوں اور نہ مجھ سے جھوٹ بولا گیا ہے۔اس کا معنی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ نہیں بول رہا ہوں اور نہ ہی رسول علیہ السلام نے مجھ سے جھوٹ کہا ہے، اس سے بعید ہو کہ اگر یہ آپ کی باتوں کی طرح سچ ہے تو یہ خبر سچی ہونی چاہیے، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جھوٹ نہیں بول رہا اور نہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سے جھوٹ بول رہے ہیں۔لیکن وہ اب بھی وحشت زدہ ہے اور اس خبر سے حیران ہے۔وہ کہتی ہیں ''یہ کیسے ہوگا حاجیوں کا آنا جانا منقطع ہو چکا ہے'' وہاں وہ اور اس کا شوہر اکیلے اس بیابان جنگل کی زمین میں رہ رہے ہیں یعنی یہاں میرا مطلب ہے کہ لوگوں کے گزرنے کے راستے اس طریق پر نہیں ہیں جس سے لوگ اپنے قافلوں کے ساتھ گزرتے ہیں۔ بلکہ یہ بیابان جنگل والی زمین اس راستے پر ہے جہاں عام طور پر عازمین حج کے قافلے سفر کرتے ہیں اور وہاں سے کوئی حجاج کا قافلہ نہیں بچا ہے۔تو یہ لوگ کہاں سے آئیں گے کہ آپ کے خیال میں جب آپ کی موت آئے گی۔ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''راستے پر نظر رکھو'' مومن آدمی اس بات کا اعتقاد رکھتا ہے جو خبر رسول علیہ السلام نے دی ہے وہ حق ہے اور ضرور بضرور پوری ہونی ہے ابوذر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو ضروری تاکید کی تھی راستے پر نظر رکھنے کے بارے لہٰذا وہ اسی حکم کے پیش نظر راستے کو دیکھ رہی تھیں اپنے شوہر کے حکم کی تنفیذ کرتے ہوئے اور اگر وہ لوگوں کے ساتھ ہے۔۔۔۔بعض نسخوں میں یہ امام احمد رحمہ اللہ کی روایت ہے، تو جب کہ یہ اس طرح ہے، ان کے ساتھ چلنے والے لوگوں کے ساتھ اور ان کی سواریوں کے ساتھ گویا وہ گدھ ہیں ۔۔۔(یعنی سوار اس طرح اپنے گھوڑوں پر اس قدر تیزی کے ساتھ پہنچیں گے جیسے گدھ ہیں) الالبانی کہتے ہیں: یہ جو تشبیہ ہے قوم کے آنے کی حتی کہ یہ قوم ابوذر رضی اللہ عنہ کی بیوی کے سامنے آ کھڑی ہوئی انہیں کچھ لوگ نظر آئے جو اپنی سواریوں کو سرپٹ دوڑاتے ہوئے چلے آ رہے تھے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے گدھ تیزی سے آتے ہیں وہ لوگ ان کے قریب پہنچ کر رک گئے اور ان سے پوچھا: کہ تمہارا کیا مسئلہ ہے؟ (جو یوں راستے میں کھڑی ہو) انہوں نے بتایا کہ یہاں ایک مسلمان آدمی ہے اس کے کفن دفن کا انتظام کر دو تمہیں اس کا بڑا ثواب ملے گا انہوں نے پوچھا وہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: ابوذر رضی اللہ عنہ ہیں جس نام کو انہوں نے سب سے پہلے سنا وہ ابوذر رضی اللہ عنہ کا تھا اس پر انہوں نے اپنے ماں باپ کو اُن پر قربان کیا اپنی چابکیں اپنی

گردنوں میں ڈالیں اور تیزی سے چلے۔انھوں نے اپنی گردنوں میں چابکوں کو لٹکا دیا جن سے وہ اپنی سواریوں کو راستوں پر چلاتے تھے۔۔۔تاکہ وہ ابوذر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوجائیں جہاں وہ موجود ہیں اور موت کے منتظر ہیں کہا: انھوں نے اپنے چابک اپنی گردنوں میں ڈالیں انھوں نے یہ کام جلدی جلدی کیا اور الالبانی کہتے ہیں: میرا مطلب یہ ہے کہ اس سے مقصود و مراد یہ ہے کہ وہ سوار اس کے پاس آئے وہاں پہنچے تو ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں خوشخبری ہو کہ تم ہی وہ لوگ ہو جن کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا خوش ہو جاؤ کیونکہ تم وہ گروہ ہو جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اس آدمی کے پاس مومنین کا ایک گروہ حاضر ہوگا۔۔۔یہ ایک جملہ یہاں پر اسی طرح ساقط ہوگیا ہے یہ عجیب بات ہے میں نہیں جانتا کہ مصنف نے اس کا اختصار کیا ہے اور یہ مولفین کے شایان شان نہیں ہے اور عجیب بات تو یہ بھی ہے کہ انھوں نے اس کا ذکر کیا ہے یا انھوں نے مجمع الزوائد میں اس سقوط کے بارے میں ہیثمی کی پیروی کی ہے۔

شرح حديث إبراهيم بن الأشتر : أن أبا ذرٍّ حضره الموت وهو بالربذة ، فبكت امرأته ؛ فقال : ما يبكيكِ ؟ فقالت : أبكي ؛ فإنه لا يد لي بنفسك ، وليس عندي ثوب يسعك . *لنک پر کلک کریں اور وہاں آڈیو سنیں:*

[https//:www.al-albany.com].

[٧] ٢١٠٠٩ –حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ يَعْنِي ابْنَ الْأَشْتَرِ ، أَنَّ أَبَا ذَرٍّ ، حَضَرَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ بِالرَّبَذَةِ فَبَكَتْ امْرَأَتُهُ ، فَقَالَ : مَا يُبْكِيكِ ؟ قَالَتْ : أَبْكِي أَنَّهُ لَا يَدَ لِي بِنَفْسِكَ ، وَلَيْسَ عِنْدِي ثَوْبٌ يَسَعُكَ كَفَنًا . فَقَالَ : لَا تَبْكِي ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَأَنَا عِنْدَهُ فِي نَفَرٍ يَقُولُ : لَيَمُوتَنَّ رَجُلٌ مِنْكُمْ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ ، يَشْهَدُهُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ : فَكُلُّ مَنْ كَانَ مَعِي فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ مَاتَ فِي جَمَاعَةٍ وَفُرْقَةٍ ، فَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ غَيْرِي ، وَقَدْ أَصْبَحْتُ بِالْفَلَاةِ أَمُوتُ ، فَرَاقِبِي الطَّرِيقَ فَإِنَّكِ سَوْفَ تَرَيْنَ مَا أَقُولُ ، فَإِنِّي وَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ . قَالَتْ : وَأَنَّى ذَلِكَ وَقَدْ انْقَطَعَ الْحَاجُّ ؟ قَالَ : رَاقِبِي الطَّرِيقَ . قَالَ : فَبَيْنَا هِيَ كَذَلِكَ إِذَا هِيَ بِالْقَوْمِ تَخُدُّ بِهِمْ رَوَاحِلُهُمْ كَأَنَّهُمْ الرَّخَمُ ، فَأَقْبَلَ الْقَوْمُ حَتَّى وَقَفُوا عَلَيْهَا فَقَالُوا : مَا لَكِ ؟ قَالَتْ : امْرُؤٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ تُكَفِّنُونَهُ وَتُؤْجَرُونَ فِيهِ قَالُوا : وَمَنْ هُوَ ؟ قَالَتْ : أَبُو ذَرٍّ . فَفَدَوْهُ بِآبَائِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ ، وَوَضَعُوا سِيَاطَهُمْ فِي

نُحُورِهَا يَبْتَدِرُونَهُ ، فَقَالَ : أَبْشِرُوا ، أَنْتُمُ النَّفَرُ الَّذِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيكُمْ مَا قَالَ ، أَبْشِرُوا ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَا مِنَ امْرَأَيْنِ مُسْلِمَيْنِ هَلَكَ بَيْنَهُمَا وَلَدَانِ أَوْ ثَلَاثَةٌ فَاحْتَسَبَا وَصَبَرَا فَيَرَيَانِ النَّارَ أَبَدًا ثُمَّ قَدْ أَصْبَحْتُ الْيَوْمَ حَيْثُ تَرَوْنَ وَلَوْ أَنَّ ثَوْبًا مِنْ ثِيَابِي يَسَعُنِي ، لَمْ أُكَفَّنْ إِلَّا فِيهِ ، فَأَنْشُدُكُمُ اللَّهَ أَنْ لَا يُكَفِّنَنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ كَانَ أَمِيرًا أَوْ عَرِيفًا أَوْ بَرِيدًا . فَكُلُّ الْقَوْمِ كَانَ قَدْ نَالَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا إِلَّا فَتًى مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ مَعَ الْقَوْمِ ، قَالَ : أَنَا صَاحِبُكَ ، ثَوْبَانِ فِي عَيْبَتِي مِنْ غَزْلِ أُمِّي ، وَأَجِدُ ثَوْبَيَّ هَذَيْنِ اللَّذَيْنِ عَلَيَّ . قَالَ : أَنْتَ صَاحِبِي فَكَفِّنِّي.

حضرت ام ذر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو میں رونے لگی انہوں نے پوچھا کہ کیوں روتی ہو؟ میں نے کہا روؤں کیوں نہ؟ جبکہ آپ ایک جنگل میں اس طرح جان دے رہے ہیں کہ میرے پاس آپ کو دفن کرنے کا بھی کوئی سبب نہیں ہے اور نہ ہی اتنا کپڑا ہے جس میں آپ کو کفن دے سکوں، انہوں نے فرمایا تم مت رو اور خوشخبری سنو کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو آدمی دو یا تین مسلمان بچوں کے درمیان فوت ہوتا ہے اور وہ ثواب کی نیت سے اپنے بچوں کی وفات پر صبر کرتا ہے تو وہ جہنم کی آگ کبھی نہیں دیکھے گا۔ اور میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے ایک آدمی ضرور کسی جنگل میں فوت ہوگا جس کے پاس مومنین کی ایک جماعت حاضر ہوگی اب ان لوگوں میں سے تو ہر ایک کا انتقال کسی نہ کسی شہر یا جماعت میں ہوا ہے اور میں ہی وہ آدمی ہوں جو جنگل میں فوت ہو رہا ہے واللہ نہ میں جھوٹ بول رہا ہوں اور نہ مجھ سے جھوٹ بولا گیا ہے۔ ان کی بیوی نے کہا کہ اب تو حجاج کرام بھی واپس چلے گئے اب کون آئے گا؟ انہوں نے فرمایا تم راستے کا خیال رکھو ابھی وہ یہ گفتگو کر رہی تھیں کہ انہیں کچھ لوگ نظر آئے جو اپنی سواریوں کو سرپٹ دوڑاتے ہوئے چلے آ رہے تھے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے گدھ تیزی سے آتے ہیں وہ لوگ اس کے قریب پہنچ کر رک گئے اور اس سے پوچھا کہ تمہارا کیا مسئلہ ہے؟ (جو یوں راستے میں کھڑی ہو) اس نے بتایا کہ یہاں ایک مسلمان آدمی ہے اس کے کفن دفن کا انتظام کر دو تمہیں اس کا بڑا ثواب ملے گا انہوں نے پوچھا وہ کون ہے؟ اس نے بتایا کہ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ ہیں انہوں نے اپنے ماں باپ کو ان پر قربان کیا اپنے کوڑے جانوروں کے سینوں پر رکھے اور تیزی سے چلے۔ وہاں پہنچے تو سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہیں خوشخبری ہو کہ تم ہی وہ لوگ ہو جن کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا خوشخبری ہو کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جن دو مسلمان مرد و عورت کے دو یا تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ دونوں اس پر ثواب کی نیت سے صبر کریں تو وہ جہنم کو کبھی نہیں دیکھیں گے اب آج جو میں نے صبح کی ہے وہ تمہارے سامنے ہے اگر میرے

کپڑوں میں سے کوئی کپڑا ایسا مل جائے جو مجھے پورا آجائے تو مجھے اسی میں کفن دیا جائے اور میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ مجھے تم سے کوئی ایسا آدمی کفن نہ دے جو امیر ہو، یا چوہدری ہو، یا ڈاکیا ہو، اب ان لوگوں میں سے ہر ایک میں ان میں سے کوئی نہ کوئی چیز ضرور پائی جاتی تھی صرف ایک انصاری نوجوان تھا جو لوگوں کے ساتھ آیا ہوا تھا اس نے کہا کہ میں آپ کو کفن دوں گا میرے پاس دو کپڑے ہیں جو میری والدہ نے بنے تھے ان میں سے ایک میرے جسم پر بھی ہے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم ہی میرے ساتھی ہو لہٰذا تم ہی مجھے کفن دینا۔

[مسند امام احمد - اہبان بن صیفی کی حدیثیں - حدیث نمبر ۲۰۴۹۸]۔

❁ امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں ان احادیث کی تخریج کی ہے:

[۸] ٦٦٧٠ - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ مَوْلَى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْأَشْتَرِ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ ذَرٍّ قَالَتْ: لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا ذَرٍّ الْوَفَاةُ، بكيت، فقال: ما يبكيك؟ فقلت: مالي لَا أَبْكِي وَأَنْتَ تَمُوتُ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ، وَلَيْسَ عِنْدِي ثَوْبٌ يَسَعُكَ كَفَنًا، قَالَ: فَلَا تَبْكِي وَأَبْشِرِي، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِنَفَرٍ أَنَا فِيهِمْ: "لَيَمُوتَنَّ رَجُلٌ مِنْكُمْ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ، يَشْهَدُهُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ" وَلَيْسَ مِنْ أُولَئِكَ النَّفْرِ أَحَدٌ إِلَّا وَقَدْ هَلَكَ فِي قَرْيَةٍ جَمَاعَةٍ وأنا الذي أموت بفلاة، والله ذكر الْإِخْبَارِ عَنْ وَصْفِ مَوْتِ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ.

[۹] ٦٦٧٠ - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ مَوْلَى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْأَشْتَرِ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ ذَرٍّ قَالَتْ: لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا ذَرٍّ الْوَفَاةُ، بَكَيْتُ، فقال: ما يبكيك؟ فقلت: مالي لَا أَبْكِي وَأَنْتَ تَمُوتُ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ، وَلَيْسَ عِنْدِي ثَوْبٌ يَسَعُكَ كَفَنًا، قَالَ: فَلَا تَبْكِي وَأَبْشِرِي، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِنَفَرٍ أَنَا فِيهِمْ: "لَيَمُوتَنَّ رَجُلٌ مِنْكُمْ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ، يَشْهَدُهُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ" وَلَيْسَ مِنْ أُولَئِكَ النَّفْرِ أَحَدٌ إِلَّا وَقَدْ هَلَكَ فِي قَرْيَةٍ جَمَاعَةٍ وَأَنَا الَّذِي أَمُوتُ بِفَلَاةٍ، وَاللَّهِ مَا

كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ، فَأَبْصِرِي الطَّرِيقَ، قَالَتْ: وَأَنَّى وَقَدْ ذَهَبَ الْحَاجُّ وَانْقَطَعَتِ الطُّرُقُ، قَالَ: اذْهَبِي فَتَبَصَّرِي. قَالَتْ: فَكُنْتُ أَجِيءُ إِلَى كَثِيبٍ، فَأَتَبَصَّرُ، ثُمَّ أَرْجِعُ إِلَيْهِ، فَأُمَرِّضُهُ، فَبَيْنَمَا أَنَا كَذَلِكَ إِذَا أَنَا بِرِجَالٍ عَلَى رِحَالِهِمْ كَأَنَّهُمُ الرَّخَمُ"١"، فَأَقْبَلُوا حَتَّى وَقَفُوا عَلَيَّ، وَقَالُوا: مَا لَكِ أَمَةَ اللَّهِ؟ قُلْتُ لَهُمْ: امْرُؤٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَمُوتُ، تُكَفِّنُونَهُ؟ قَالُوا: مَنْ هُوَ؟ فَقُلْتُ: أَبُو ذَرٍّ، قَالُوا: صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَتْ: فَفَدَّوْهُ بِآبَائِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ، وَأَسْرَعُوا إِلَيْهِ، فَدَخَلُوا عَلَيْهِ، فَرَحَّبَ بِهِمْ، وَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِنَفَرٍ أَنَا فِيهِمْ: "لَيَمُوتَنَّ"٢" مِنْكُمْ رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ، يَشْهَدُهُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ" وَلَيْسَ مِنْ أُولَئِكَ النَّفَرِ أَحَدٌ إِلَّا هَلَكَ فِي قَرْيَةٍ وَجَمَاعَةٍ، وَأَنَا الَّذِي أَمُوتُ بِفَلَاةٍ، أَنْتُمْ تَسْمَعُونَ إِنَّهُ لَوْ كَانَ عِنْدِي ثَوْبٌ يَسَعُنِي كَفَنًا لِي أَوْ لِامْرَأَتِي، لَمْ أُكَفَّنْ إِلَّا فِي ثَوْبٍ لِي أَوْ لَهَا، أَنْتُمْ تَسْمَعُونَ إِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنْ لَا يُكَفِّنَنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ كَانَ أَمِيرًا أَوْ عَرِيفًا أَوْ بَرِيدًا أَوْ نَقِيبًا، فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ إِلَّا قَارَفَ بَعْضَ ذَلِكَ إِلَّا فَتًى مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: يَا عَمِّ أَنَا أكفنك، لم أصب مما ذكرت شيئا، أُكَفِّنُكَ فِي رِدَائِي هَذَا وَفِي ثَوْبَيْنِ"١" فِي عَيْبَتِي مِنْ غَزْلِ أُمِّي حَاكَتْهُمَا لِي، فَكَفَّنَهُ الْأَنْصَارِيُّ، فِي النَّفَرِ الَّذِينَ شَهِدُوهُ، مِنْهُمْ حُجْرُ بْنُ الْأَدْبَرِ، وَمَالِكُ بْنُ الْأَشْتَرِ فِي نَفَرٍ كلهم يمان"٢". [٣: ٦٩].

ابراہیم بن الاشتر رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (اشتر رحمہ اللہ) سے روایت کرتے ہیں کہ جب ابوذر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا تو ان کی بیوی رونے لگیں انہوں نے پوچھا کہ تمہیں کیا چیز رلاتی ہے۔ کہنے لگیں کہ میں اس لیے روتی ہوں کہ تمہارے دفن کرنے کی مجھے طاقت نہیں، نہ میرے پاس کوئی ایسا کپڑا ہے جو کفن کے لیے کافی ہو۔ انہوں نے کہا روؤ نہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جماعت سے جن میں میں بھی تھا فرماتے سنا کہ ضرور ضرور تم میں سے ایک شخص بیابان میں مرے گا جس کے پاس مومنین کی ایک جماعت آئے گی میں وہی شخص ہوں جو بیابان میں مرتا ہے واللہ نہ میں نے جھوٹ کہا ہے اور نہ مجھ سے جھوٹ کہا گیا۔ لہٰذا تم راستہ دیکھو انہوں نے کہا یہ کیسے ہوگا حاجی بھی تو چلے گئے اور راستے طے ہوگئے۔ وہ ایک ٹیلے پر جاتیں کھڑی ہوکر دیکھتیں پھر واپس آکر ان کی تیمارداری کرتیں اور ٹیلے کی طرف لوٹ جاتیں۔ اسی حالت میں تھیں کہ انہیں ایک قوم نظر آئی جن کی سواریاں اس طرح لیے جارہی تھیں کہ گویا چرگدھ ہیں، چادر ہلائی تو وہ لوگ آئے اور ان کے پاس رک گئے پوچھا تمہیں کیا ہوا، انہوں نے کہا کہ ایک مسلمان کی وفات ہونے کو ہے، تم لوگ اسے کفن دو پوچھا وہ کون ہے، انہوں نے کہا ابوذر رضی اللہ عنہ ہیں، کہنے لگے کہ ان پر ہمارے ماں

باپ فدا ہوں۔ اپنے کوڑے گلوں میں ڈال لیے اور ان کی طرف بڑھے، پاس آئے تو ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم لوگوں کو خوشخبری ہو، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جماعت سے جن میں میں بھی تھا فرماتے سنا کہ ضرور ضرور تم میں سے ایک شخص بیابان میں مرے گا جس کے پاس مومنین کی ایک جماعت آئے گی میں وہی شخص ہوں جو بیابان میں مرتا ہے واللہ نہ میں نے جھوٹ کہا ہے اور نہ مجھ سے جھوٹ کہا گیا۔ اب ان لوگوں میں سے تو ہر ایک کا انتقال کسی نہ کسی شہر یا جماعت میں ہوا ہے اور میں ہی وہ آدمی ہوں جو جنگل میں فوت ہو رہا ہے واللہ نہ میں جھوٹ بول رہا ہوں اور نہ مجھ سے جھوٹ بولا گیا ہے۔ تم لوگ سنتے ہو، اگر میرا کوئی کپڑا ہو جو کفن کے لیے کافی ہو تو سوائے اس کپڑے کے کسی میں کفن نہ دیا جائے، یا میری بیوی کا کوئی ایسا کپڑا ہو جو مجھے کافی ہو تو سوائے ان کے کپڑے کے کسی میں نہ کفن دیا جائے اور میں تم کو اللہ کی اور اسلام کی قسم دیتا ہوں کہ تم میں جو شخص حاکم یا نائب یا نقیب یا قاصد ہو وہ ہرگز مجھے کفن نہ دے۔ قوم ان اوصاف میں سے کسی نہ کسی کی حامل تھی، سوائے اس نوجوان انصاری کے جس نے کہا کہ میں آپ کو کفن دوں گا کیونکہ آپ نے جو بیان کیا ہے میں نے اس میں سے کچھ نہیں پایا۔ میں آپ کو اس چادر میں کفن دوں گا جو میرے بدن پر ہے اور ان دو چادروں میں سے جو میرے صندوق میں تھیں اور انہیں میری ماں نے میرے لیے بنا تھا۔ انھوں نے کہا کہ تم مجھے کفن دینا، راوی نے کہا کہ انہیں اس انصاری نے کفن دیا جو اس جماعت میں تھے اور ان کے پاس حاضر ہوئے تھے، انہیں لوگوں میں حجر بن الابرد رضی اللہ عنہ (حجر بن عدی رضی اللہ عنہ) اور مالک الاشتر رحمہ اللہ بھی ایک جماعت کے ساتھ تھے، یہ سب کے سب یمنی تھے۔

[الكتاب: الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان المؤلف: الأمير علاء الدين علي بن بلبان الفارسي (ت ٧٣٩ ه) حققه وخرج أحاديثه وعلق عليه: شعيب الأرنؤوط ، الناشر: مؤسسة الرسالة، بيروت الطبعة: الأولى، ١٤٠٨ ه - ١٩٨٨م ، رقم الحديث : ٦٦٧٠.١٥ / ٥٨-٩٥].

تخریج:

شعیب الارناؤوط کہتے ہیں: یہ حدیث قوی ہے، ابراہیم بن اشتر رحمہ اللہ: یہ ابراہیم بن مالک بن حارث رحمۃ اللہ علیہما ہیں، اپنے والد اشتر رحمہ اللہ اور عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے، ابن حبان نے ان کا ذکر ثقات میں کیا ہے، کوفہ کے امراء میں سے تھے، اور ان کے والد مالک بن حارث رحمہ اللہ جو کہ اشتر کے نام سے معروف ہیں ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے، ابن سعد نے مالک بن حارث رحمہ اللہ کا ذکر کوفہ کے طبقہ اولیٰ کے تابعین میں کیا ہے، اور کہا ہے کہ: اشتر رحمہ اللہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے تھے، جمل صفین کے علاوہ تمام معرکوں میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ حاضر رہے تھے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے مالک بن حارث اشتر رحمہ اللہ کو مصر کا گورنر مقرر کیا تھا، عجلی کہتے ہیں: تابعی ہیں کوفی ہیں ثقہ

ہیں، اور ابن حبان نے ان کا ذکر ''ثقات'' میں کیا ہے ان کا شمار مخضرمین میں ہوتا ہے، ان سے امام نسائی نے روایت کی ہے، اور ام ذر رضی اللہ عنہا کا ذکر ابن حبان نے ثقہ تابعین میں کیا ہے، کہا گیا ہے کہ ان کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت حاصل تھی، اور اس حدیث کے باقی رجال صحیح کے رجال ہیں۔ اسحاق بن عیسی: یہ ابن نجیح ابن الطباع ہیں، اور یحیی بن سلیم: یہ طائفی ہیں، اور عبداللہ بن عثمان: یہ ابن خثیم ہیں، اور مجاہد: یہ ابن جبر مکی ہیں۔

وأخرجه أبو نعيم في "الحلية" ١/١٦٩ - ١٧٠ عن أحمد بن محمد بن سنان، عن محمد بن إسحاق الثقفي، بهذا الإسناد.

وأخرجه أحمد ٥/١٥٥ عن إسحاق بن عيسى، وابن سعد في "الطبقات" ٤/٢٣٣ - ٢٣٤ عن إسحاق بن إسرائيل، والبزار "٢٧١٦" عن يوسف بن موسى، ثلاثتهم عن يحيى بن سليم، به. ورواية أحمد مختصرة.

وأخرجه ابن الأثير في "أسد الغابة" ١/٣٥٨ من طريق محمد بن إسحاق الصغاني، حدثنا عفان بن مسلم، عن وهيب بن خالد، عن عبد الله بن عثمان بن خثيم، به.

وأخرجه أحمد ٥/١٦٦، وابن سعد ٤/٢٣٢ - ٢٣٣ عن عفان بن مسلم، عن وهيب بن خالد، عن عبد الله بن عثمان بن خثيم، عن مجاهد، عن إبراهيم بن الأشتر أن أبا ذر حضره الموت ... فذكره. قال الهيثمي في "المجمع" ٩/٣٣٢، ونسبه إلى أحمد: رجاله رجال الصحيح! وأخرجه مختصرا بالقسم الأخير منه الحاكم ٣/٣٣٧ - ٣٣٨ من طريق زائدة، عن عبد الله بن عثمان بن خثيم، عن مجاهد قال: قال أبو ذر لنفر عنده: إنه قد حضرني فيما ترون من الموت وأخرجه مختصرا بالقسم الأخير منه الحاكم ٣/٣٣٧ - ٣٣٨ من طريق زائدة، عَنْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ مجاهد قال: قال أبو ذر لنفر عنده: إنه قد حضرني فيما ترون من الموت .

اس حدیث کو ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء میں، امام احمد نے مسند میں، ابن الاثیر نے اسد الغابہ میں، ابن سعد نے طبقات میں، ہیثمی نے مجمع الزوائد میں روایت کر کے اس کو امام احمد کی جانب منسوب کیا اور کہا: اس حدیث کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔ اور حاکم نے مستدرک میں مختصرا روایت کیا ہے۔

[١٠] ٦٦٧١ - أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْأَشْتَرِ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ ذَرٍّ قَالَتْ: لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا"١"ذَرٍّ الْوَفَاةُ بَكَيْتُ، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكِ؟ فَقُلْتُ: وَمَا لِيَ لَا أَبْكِي، وَأَنْتَ تَمُوتُ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ، وَلَيْسَ عِنْدِي ثَوْبٌ يَسَعُكَ كَفَنًا، وَلَا يَدَانِ لِي فِي تَغْيِيبِكَ. قَالَ: أَبْشِرِي وَلَا تَبْكِي، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَا يَمُوتُ بَيْنَ امْرَأَيْنِ مُسْلِمَيْنِ وَلَدَانِ أَوْ ثَلَاثٌ فَيَصْبِرَانِ وَيَحْتَسِبَانِ، فَيَرَيَانِ"٢" النَّارَ أَبَدًا" وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول لِنَفَرٍ أَنَا فِيهِمْ: "لَيَمُوتَنَّ رَجُلٌ مِنْكُمْ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ يَشْهَدُهُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ" وَلَيْسَ مِنْ أُولَئِكَ النَّفَرِ أَحَدٌ إِلَّا وَقَدْ مَاتَ فِي قَرْيَةٍ وَجَمَاعَةٍ، فَأَنَا ذَلِكَ الرَّجُلُ، وَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ، فَأَبْصِرِي الطَّرِيقَ. فَقُلْتُ: أَنَّى وَقَدْ ذَهَبَتِ الْحَاجُّ"٣"، وَتَقَطَّعَتِ الطُّرُقُ، فَقَالَ: اذهبي فتبصري، قالت: فكنت أَشْتَدُّ إِلَى الْكَثِيبِ أَتَبَصَّرُ ثُمَّ أَرْجِعُ فَأُمَرِّضُهُ، فَبَيْنَمَا هُوَ وَأَنَا كَذَلِكَ إِذَا أَنَا بِرِجَالٍ عَلَى رِحَالِهِمْ، كَأَنَّهُمُ الرَّخَمُ تَخُبُّ بِهِمْ رَوَاحِلُهُمْ، قَالَتْ: فَأَسْرَعُوا إِلَيَّ حِينَ وَقَفُوا عَلَيَّ، فَقَالُوا: يَا أَمَةَ اللَّهِ مَا لَكِ؟ قُلْتُ: امْرُؤٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَمُوتُ فَتُكَفِّنُونَهُ؟ قَالُوا: وَمَنْ هُوَ؟ قَالَتْ: أَبُو ذَرٍّ. قَالُوا: صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. فَفَدَّوْهُ بِآبَائِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ وَأَسْرَعُوا إِلَيْهِ، حَتَّى دَخَلُوا عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُمْ: أَبْشِرُوا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِنَفَرٍ أَنَا فِيهِمْ: "لَيَمُوتَنَّ رَجُلٌ مِنْكُمْ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ يَشْهَدُهُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ" وَلَيْسَ مِنْ أُولَئِكَ النَّفْرِ رَجُلٌ إِلَّا وَقَدْ هَلَكَ فِي جَمَاعَةٍ، فَوَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ، إِنَّهُ لَوْ كَانَ عِنْدِي ثَوْبٌ يَسَعُنِي كَفَنًا لِي أَوْ لِامْرَأَتِي لَمْ أُكَفَّنْ إِلَّا فِي ثَوْبٍ هُوَ لِي أَوْ لَهَا، إِنِّي أُنْشِدُكُمُ اللَّهَ أَنْ يُكَفِّنَنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ كَانَ أَمِيرًا أَوْ عَرِيفًا أَوْ بَرِيدًا أَوْ نَقِيبًا، فَلَيْسَ مِنْ أُولَئِكَ النفر أحد وَقَدْ قَارَفَ بَعْضَ مَا قَالَ إِلَّا فَتًى مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: أَنَا أُكَفِّنُكَ يَا عَمِّ، أُكَفِّنُكَ فِي رِدَائِي هَذَا، وَفِي ثَوْبَيْنِ فِي عيبتي من غزل أمي، قال: أنت فكفني، فَكَفَّنَهُ الْأَنْصَارِيُّ فِي"١" النَّفَرِ الَّذِينَ حَضَرُوا، وَقَامُوا عليه، ودفنوه في نفر كلهم يمان"٢". [٣: ٦٩]

[كتاب الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان - [الأمير ابن بلبان الفارسي] – رقم الحديث: ٦٦٧١-(١٥/٦٠-٦١)].

شعیب الارناؤوط کہتے ہیں: یہ حدیث مکرر نقل کی گئی ہے جیسا کہ اس سے قبل حدیث تھی۔ اور اس کی تخریج حاکم نے (۳ / ۳۴۴-۳۴۶) میں کی ہے، اور ان سے بیہقی نے ''دلائل النبوۃ'' (۶ / ۴۰۱-۴۰۲) میں اسماعیل بن اسحاق القاضی، عن علی بن عبداللہ المدینی کے طریق سے اسی سند کے ساتھ۔ اور ابن عبدالبر نے ''الاستیعاب'' ۱ / ۲۱۵-۲۱۷ میں اس حدیث کا ذکر علی بن المدینی کے طریق سے اسی کے ساتھ کیا۔

[۱۱] ٦٧٩٥-أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ مَوْلَى ثَقِيفٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْأَشْتَرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أُمِّ ذَرٍّ ، قَالَتْ : لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا ذَرٍّ الْوَفَاةُ بَكَيْتُ ، فَقَالَ : مَا يُبْكِيكِ ؟ فَقُلْتُ : مَا لِي لَا أَبْكِي وَأَنْتَ تَمُوتُ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ . وَلَيْسَ عِنْدِي ثَوْبٌ يَسَعُكَ كَفَنًا . ، قَالَ : فَلَا تَبْكِي وَأَبْشِرِي ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِنَفَرٍ أَنَا فِيهِمْ : لَيَمُوتَنَّ رَجُلٌ مِنْكُمْ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ ، يَشْهَدُهُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ، وَلَيْسَ مِنْ أُولَئِكَ النَّفَرِ أَحَدٌ إِلَّا وَقَدْ هَلَكَ فِي قَرْيَةٍ جَمَاعَةٍ ، وَأَنَا الَّذِي أَمُوتُ بِفَلَاةٍ ، وَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ ، فَأَبْصِرِي الطَّرِيقَ ، قَالَتْ : وَأَنَّى وَقَدْ ذَهَبَ الْحَاجُّ وَانْقَطَعَتِ الطُّرُقُ ، قَالَ : اذْهَبِي فَتَبَصَّرِي ، قَالَتْ : فَكُنْتُ أَجِيءُ إِلَى كَثِيبٍ ، فَأَتَبَصَّرُ ، ثُمَّ أَرْجِعُ إِلَيْهِ فَأُمَرِّضُهُ ، فَبَيْنَمَا أَنَا كَذَلِكَ إِذَا أَنَا بِرِجَالٍ عَلَى رِحَالِهِمْ ، كَأَنَّهُمُ الرَّخَمُ ، فَأَقْبَلُوا حَتَّى وَقَفُوا عَلَيَّ وَقَالُوا : مَا لَكِ أَمَةَ اللَّهِ ؟ قُلْتُ لَهُمْ : امْرُؤٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَمُوتُ ، تُكَفِّنُونَهُ ؟ قَالُوا : مَنْ هُوَ ؟ فَقُلْتُ : أَبُو ذَرٍّ ، قَالُوا : صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَتْ : فَفَدَّوْهُ بِآبَائِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ ، وَأَسْرَعُوا إِلَيْهِ ، فَدَخَلُوا عَلَيْهِ ، فَرَحَّبَ بِهِمْ ، وَقَالَ : إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِنَفَرٍ أَنَا فِيهِمْ : لَيَمُوتَنَّ مِنْكُمْ رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ ، يَشْهَدُهُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ . وَلَيْسَ مِنْ أُولَئِكَ النَّفْرِ أَحَدٌ إِلَّا هَلَكَ فِي قَرْيَةٍ وَجَمَاعَةٍ ، وَأَنَا الَّذِي أَمُوتُ بِفَلَاةٍ أَنْتُمْ تَسْمَعُونَ إِنَّهُ لَوْ كَانَ عِنْدِي ثَوْبٌ يَسَعُنِي كَفَنًا لِي أَوْ لِامْرَأَتِي ، لَمْ أُكَفَّنْ إِلَّا فِي ثَوْبٍ لِي أَوْ لَهَا ، أَنْتُمْ تَسْمَعُونَ إِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنْ يُكَفِّنَنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ كَانَ أَمِيرًا أَوْ عَرِيفًا أَوْ بَرِيدًا أَوْ نَقِيبًا ، فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ إِلَّا قَارَفَ بَعْضَ ذَلِكَ إِلَّا فَتًى مِنَ الْأَنْصَارِ ، فَقَالَ : يَا عَمِّ ، أَنَا أُكَفِّنُكَ لَمْ أُصِبْ مِمَّا ذَكَرْتَ شَيْئًا ، أُكَفِّنُكَ فِي رِدَائِي هَذَا ، وَفِي

ثَوْبَيْنِ فِي عَيْبَتِي مِنْ غزْلِ أُمِّي حاكَتْهُمَا لِي ، فَكَفَّنَهُ الْأَنْصَارِيُّ فِي النَّفَرِ الَّذِينَ شَهِدُوهُ مِنْهُمْ حُجْرُ بْنُ الْأَدْبَرِ ، وَمَالِكُ بْنُ الْأَشْتَرِ فِي نَفَرٍ كُلُّهُمْ يَمَانٍ .

اس حدیث کا ترجمہ گزر چکا ہے۔

[صحيح ابن حبان كتاب التاريخ ذكر الإخبار عن وصف موت أبي ذر الغفاري رحمة الله عليه حديث رقم ٦٧٩٥].

[١٢]٦٧٩٦ - أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْأَشْتَرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أُمِّ ذَرٍّ ، قَالَتْ : لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا ذَرٍّ الْوَفَاةُ بَكَيْتُ ، فَقَالَ : مَا يُبْكِيكِ ؟ فَقُلْتُ : وَمَا لِيَ لَا أَبْكِي وَأَنْتَ تَمُوتُ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ ، وَلَيْسَ عِنْدِي ثَوْبٌ يَسَعُكَ كَفَنًا ، وَلَا يَدَانِ لِي فِي تَغْيِيبِكَ . ، قَالَ : أَبْشِرِي وَلَا تَبْكِي ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ : لَا يَمُوتُ بَيْنَ امْرَأَيْنِ مُسْلِمَيْنِ وَلَدَانِ أَوْ ثَلَاثٌ ، فَيَصْبِرَانِ وَيَحْتَسِبَانِ فَيَرَيَانِ النَّارَ أَبَدًا ، وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِنَفَرٍ أَنَا فِيهِمْ : لَيَمُوتَنَّ رَجُلٌ مِنْكُمْ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ يَشْهَدُهُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ، وَلَيْسَ مِنْ أُولَئِكَ النَّفْرِ أَحَدٌ إِلَّا وَقَدْ مَاتَ فِي قَرْيَةٍ وَجَمَاعَةٍ ، فَأَنَا ذَلِكَ الرَّجُلُ ، وَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ ، فَأَبْصِرِي الطَّرِيقَ ، فَقُلْتُ : أَنَّى وَقَدْ ذَهَبَتِ الْحَاجُّ وَتَقَطَّعَتِ الطُّرُقُ ، فَقَالَ : اذْهَبِي فَتَبَصَّرِي ، قَالَتْ : فَكُنْتُ أَشْتَدُّ إِلَى الْكَثِيبِ أَتَبَصَّرُ ، ثُمَّ أَرْجِعُ فَأُمَرِّضُهُ ، فَبَيْنَمَا هُوَ وَأَنَا كَذَلِكَ إِذَا أَنَا بِرِجَالٍ عَلَى رَحْلِهِمْ كَأَنَّهُمُ الرَّخَمُ تَخُبُّ بِهِمْ رَوَاحِلُهُمْ ، قَالَتْ : فَأَسْرَعُوا إِلَيَّ حِينَ وَقَفُوا عَلَيَّ ، فَقَالُوا : يَا أَمَةَ اللَّهِ ، مَا لَكِ ؟ قُلْتُ : امْرُؤٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَمُوتُ فَتُكَفِّنُونَهُ ؟ قَالُوا : وَمَنْ هُوَ ؟ قَالَتْ : أَبُو ذَرٍّ ، قَالُوا : صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، فَفَدَّوْهُ بِآبَائِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ ، وَأَسْرَعُوا إِلَيْهِ حَتَّى دَخَلُوا عَلَيْهِ ، فَقَالَ لَهُمْ : أَبْشِرُوا ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِنَفَرٍ أَنَا فِيهِمْ : لَيَمُوتَنَّ رَجُلٌ مِنْكُمْ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ ، يَشْهَدُهُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ، وَلَيْسَ مِنْ أُولَئِكَ النَّفْرِ رَجُلٌ إِلَّا وَقَدْ هَلَكَ فِي جَمَاعَةٍ ، فَوَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ إِنَّهُ لَوْ كَانَ عِنْدِي ثَوْبٌ يَسَعُنِي كَفَنًا لِي أَوْ لِامْرَأَتِي ، لَمْ أُكَفَّنْ إِلَّا فِي ثَوْبٍ هُوَ لِي أَوْ لَهَا ، إِنِّي أُنْشِدُكُمُ اللَّهَ أَنْ لَا يُكَفِّنَنِي

رَجُلٌ مِنْكُمْ كَانَ أَمِيرًا أَوْ عَرِيفًا أَوْ بَرِيدًا أَوْ نَقِيبًا ، فَلَيْسَ مِنْ أُولَئِكَ النَّفْرِ أَحَدٌ إِلَّا وَقَدْ قَارَفَ بَعْضَ مَا ، قَالَ إِلَّا فَتًى مِنَ الْأَنْصَارِ ، قَالَ : أَنَا أُكَفِّنُكَ يَا عَمِّ ، أُكَفِّنُكَ فِي رِدَائِي هَذَا ، وَفِي ثَوْبَيْنِ فِي عَيْبَتِي مِنْ غَزْلِ أُمِّي ، قَالَ : أَنْتَ فَكَفِّنِّي ، فَكَفَّنَهُ الْأَنْصَارِيُّ فِي النَّفَرِ الَّذِينَ حَضَرُوا ، وَقَامُوا عَلَيْهِ وَدَفَنُوهُ فِي نَفَرٍ كُلُّهُمْ يَمَانٍ.

[صحيح ابن حبان كتاب التاريخ ذكر إخبار المصطفى صلى الله عليه وسلم عن موت أبي ذر حديث رقم ٦٧٩٦].

امام ابن قیم رحمہ اللہ ایک حدیث کو ضعیف ثابت کرنے کے لیے حدیث ام ذر رضی اللہ عنہا سے استدلال کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”وقال الإمام ابن قيم الجوزية رحمه الله :

" وفي هذه القصة نظر ، فقد ذكر أبو حاتم بن حبان في " صحيحه " – (١٥ / ٥٧-٦٢) - وغيره في قصة وفاته ، عن مجاهد ، عن إبراهيم بن الأشتر ، عن أبيه ، عن أم ذر ، قالت : لما حضرت أبا ذر الوفاة بكيت ، فقال : ما يبكيك ؟ فقلت : ما لي لا أبكي ، وأنت تموت بفلاة من الأرض ، وليس عندى ثوب يسعك كفنا ، ولا يدان لي في تغييبك ؟ قال : أبشري ولا تبكي ، فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لنفر أنا فيهم : ليموتن رجل منكم بفلاة من الأرض يشهده عصابة من المسلمين ، وليس أحد من أولئك النفر إلا وقد مات في قرية وجماعة ، فأنا ذلك الرجل ، فوالله ما كَذَبتُ ولا كُذِبت ، فأبصري الطريق ، فقلت : أنَّى وقد ذهب الحاج ، وتقطعت الطرق ، فقال : اذهبى فتبصَّرِي . قالت : فكنت أسند إلى الكثيب أتبصر ، ثم أرجع فأمرضه ، فبينا أنا وهو كذلك ، إذ أنا برجال على رحالهم كأنهم الرخم تخب بهم رواحلهم ، قالت : فأشرت إليهم ، فأسرعوا إليَّ حتى وقفوا عليَّ فقالوا : يا أمة الله ؛ ما لك ؟ قلت : امرؤ من المسلمين يموت تكفنونه . قالوا : ومن هو ؟ قلت : أبو ذر . قالوا : صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم ؟ قلت : نعم ، ففدوه بآبائهم وأمهاتهم ، وأسرعوا إليه حتى دخلوا عليه ، فقال لهم : أبشروا فإني سمعت

رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لنفر أنا فيهم : ليموتن رجل منكم بفلاة من الأرض يشهده عصابة من المؤمنين . وليس من أولئك النفر رجل إلا وقد هلك في جماعة ، والله ما كَذَبْتُ ولا كُذِبت ، إنه لو كان عندي ثوب يسعني كفنا لي أو لامرأتي لم أكفن إلا في ثوب هو لي أو لها ، فإني أنشدكم الله أن لا يكفنني رجل منكم كان أميرا ، أو عريفا ، أو بريدا ، أو نقيبا ، وليس من أولئك النفر أحد إلا وقد قارف بعض ما قال إلا فتى من الأنصار قال : أنا يا عم ، أكفنك في ردائي هذا ، وفي ثوبين من عيبتي من غزل أمي . قال : أنت فكفِّنِّي ، فكفَّنَه الأنصاري ، وقاموا عليه ، ودفنوه في نفر كلهم إيمان) " انتہی.

"زاد المعاد " (٣ / ٥٣٤-٥٣٥) .

امام ابن قیم جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:"لم يصح حديث : (رحم الله أبا ذر يمشي وحده ويموت وحده ويبعث وحده)اس قصہ میں نظر ہے، پس ابو حاتم بن حبان نے اپنی صحیح (١٥ / ٥٧-٦٢)میں اور ان کے علاوہ دیگر نے ابو ذر رضی اللہ عنہ کی وفات کا قصہ ذکر کیا عن مجاهد ، عن ابراهيم بن الاشتر عن ابيه ، عن ام ذر رضی اللہ عنہا وہ کہتی ہیں: جب ابوذر رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت آیا تو میں رونے لگی، تو انہوں نے کہا کیوں رو رہی ہوں ۔۔۔۔۔۔۔ باقی قصہ وہی ہے جسے احادیث کے ترجمے میں بیان کیا گیا ہے۔

اس حدیث کو الالبانی نے " صحيح الترغيب " (رقم/ ٣٣١٤) میں حسن قرار دیا ہے۔

شیخ صالح المنجد حفظہ اللہ نے اپنی ویب سائٹ پر مسند احمد کی حدیث کے بارے میں کہا ہے کہ اس حدیث کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

[بوصیری نے اس کو: إتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة : البوصيري جلد : ٣٠٩/٧ میں ذکر کرنے کے بعد اس حدیث پر سکوت کیا ہے]۔

فضيلة الشيخ أحمد شريف النعسان : کہتے ہیں امام احمد رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ام ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اس حدیث کی سند حسن ہے۔

المالكي الشنقيطي نے اس حدیث سے حجت پکڑی ہے ابن عبد البر رحمہ اللہ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ "ابن عبد البر رحمہ اللہ نے ان لوگوں کو معین کیا ہے جنہوں نے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھی ہے ان

میں: قد عين ابن عبد البر هؤلاء النفر الذين شهدوا موته في خبر آخر قبل هذا قال فيه ما نصه. وأسكنه الربذة [١] ، فمات بها وصلى عليه عَبْد الله بن مسعود، صادفه وهو مقبل من الكوفة، مع نفر فضلاء من أصحابه [٢] ، منهم: حجر بن الأدبر، ومالك بن الحارث الأشتر، وفتى من الأنصار، دعتهم امرأته إليه فشهدوا موته، وغمضوا عينيه، وغسلوه وكفّنوه في ثياب الأنصاري.

ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے اس سے پہلے کی خبر میں ان لوگوں کی نشاندہی کی ہے جو ابوذر رضی اللہ عنہ کی موت کے وقت حاضر تھے اس بارے میں اس نے وہی کہا جو قطعی بات تھی ابوذر رضی اللہ عنہ ربذہ میں سکونت پذیر تھے اور ربذہ ہی میں ان کا انتقال ہوا اور ان کی نماز جنازہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ادا کی ابوذر رضی اللہ عنہ سے ان کی ملاقات اس وقت ہوئی جب وہ وہ کوفہ سے اپنے فاضل ساتھیوں کے ہمراہ آرہے تھے، ان میں حجر بن الادبر رضی اللہ عنہ اور مالک بن الحارث الاشتر رحمہ اللہ اور انصاری رحمہ اللہ نوجوان شامل تھے ان کی بیوی نے ان لوگوں کو ابوذر رضی اللہ عنہ کی طرف بلایا اور انہوں نے ابوذر رضی اللہ عنہ کی موت کو دیکھا، ان کی آنکھیں بند کیں، ان کو غسل دیا اور انصاری کے کپڑوں میں انہیں کفن دیا۔

[كتاب الاستيعاب في معرفة الأصحاب - [ابن عبد البر] -٢٥٣/١].(زاد المسلم فيما اتفق عليه البخاري ومسلم - المالكي الشنقيطي - (١٧٧/٥).

قاضی عیاض نے الشفاء میں اس حدیث کو نقل کیا اس کی شرح ملا علی القاری الحنفی نے شرح الشفاء للقاضی عیاض میں اس کو فيما أظهر الله تعالى على يديه من المعجزات وشرفه به من الخصائص والكرامات کے باب کے تحت اس کو (١/٧٠٢) میں نقل کیا ہے۔

[شرح الشفا للقاضي عياض ٢-١ ج ١ شرحه الملا علي القاري الهروي الحنفي - فيما أظهر الله تعالى على يديه من المعجزات وشرفه به من الخصائص والكرامات ص : ٧٠٢/١).

شوکانی رحمہ اللہ نے ''درالسحابہ'' میں کہا: اس حدیث کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

ذہبی رحمہ اللہ سیر اعلام النبلاء (٢/٧٧) میں کہتے ہیں:

قال ابن سعد: حدثنا إسحاق بن أبي إسرائيل، حدثنا يحيى بن سليم، عن ابن خثيم، عن مجاهد، عن إبراهيم بن الأشتر، عن أبيه، أنه لما حضر أبا ذر الموت، بكت امرأته - فذكره وزاد -: فكفنه الأنصاري في النفر الذين شهدوه،

منهم: حجر بن الادبر، ومالك بن الاشتر.اهـ

ابن سعد کہتے ہیں : ہم سے بیان کیا اسحاق بن ابی اسرائیل نے ہم سے بیان کیا یحیی بن سلیم نے وہ بواسطہ ابن خثیم وہ بواسطہ مجاہد وہ بواسطہ ابراہیم بن الاشتر وہ اپنے والد اشتر سے کہ جب ابوذر رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت آیا تو ان کی بیوی رونے لگیں اور پوری حدیث ذکر کی اور اس میں یہ زیادہ ذکر کیا :- انصاری رحمہ اللہ نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو کفن دیا وہ ان لوگوں میں تھا جو ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تھے ان میں حجر بن الادبر (حجر بن عدی رضی اللہ عنہ)، اور مالک بن الاشتر رحمہ اللہ تھے۔

سیر اعلام النبلاء کے محقق شعیب الارنؤوط کی امام ذہبی کے قول پر تعلیق:

[رجاله ثقات الا ان فيه انقطاعاً ، اخرجه ابن سعد ٢٣٢/٤ ، واحمد ١٦٦/٥ ، وذكره الهيثمی فی " المجمع " ٢٣١/٩ ، ونسبه لاحمد وقال : اخبرنا عفان بن مسلم ، اخبرنا وهيب ، اخبرنا عبد الله بن خثيم ، عن مجاهد ، عن ابراهيم بن الاشتر ، عن ابيه ، عن زوجة ابی ذر......ورواه ابن سعد ٢٣٣/٤ ، ٤٢٣ ، من طريق اسحاق بن ابی اسرائيل ، عن يحيی بن سليم ، عن عبد الله بن خثيم ، عن مجاهد ، عن ابراهيم بن الاشتر عن ابيه مالك بن الحارث.....واخرجه ابو نعيم فی " الحلية " ١٦١/٩، ١٧٠ وابن عبد البر فی " الاستيعاب " ٢/ ١٧٢ ، ٥١٧. من طريق يحيی بن سليم ، عن عبد الله بن عثمان بن خثيم ، عن مجاهد ، عن ابراهيم بن الاشتر ، عن ابيه الاشتر ، عن ام ذر]. (سير اعلام النبلاء : ٢/٧٧)

اس حدیث کے رجال ثقہ ہیں مگر اس کی سند میں انقطاع ہے، اس حدیث کو ابن سعد نے تخریج کیا ہے، اور احمد نے تخریج کیا ہے، اور اس کا ذکر ہیثمی نے "مجمع الزوائد" میں کر کے اس کو امام احمد کی طرف منسوب کیا ہے کہتے ہیں: اخبرنا عفان بن مسلم ، اخبرنا وهيب ، اخبرنا عبد الله بن خثيم ، عن مجاهد ، عن ابراهيم بن الاشتر ، عن ابيه ، عن زوجة ابی ذر (موصولا) اور ابن سعد نے اسحاق بن ابی اسرائيل ، عن يحيی بن سليم ، عن عبد الله بن خثيم ، عن مجاهد ، عن ابراهيم بن الاشتر عن ابيه مالك بن الحارث کے طریق پر (موصولا) روایت کیا ہے۔۔۔۔ اور اس حدیث کی تخریج ابونعیم نے "الحلیہ" میں اور ابن عبدالبر نے "الاستیعاب" میں يحيی بن سليم ، عن عبد الله بن عثمان بن خثيم ، عن مجاهد

، عن ابراهيم بن الاشتر ، عن ابيه الاشتر ، عن ام ذر کے طریق پر کی ہے۔

(سیر اعلام النبلاء : ۷۷/۲).

اسحاق بن ابی اسرائیل : حافظ مزی نے تہذیب الکمال میں ذکر کیا ہے ان کی توثیق یحیی بن معین ، دار قطنی ، بغوی ، ابن حبان ، ذہبی ، ابن حجر اور کئی ائمہ سے مروی ہے۔

یحیی بن سلیم : یہ بخاری و مسلم کے راوی ہیں ان کو ثقہ کہنے والوں میں ذہبی ، یحیی بن معین ، ابن سعد ، عجلی ، شافعی ہیں۔

ابن خثیم : ان کا نام عبداللہ ہے ، ابن حجر ان کے بارے میں کہتے ہیں : یہ صدوق ہیں ، ابوحاتم کہتے ہیں : صالح الحدیث ہیں ،، عجلی ، نسائی ، ابن حبان اور ابن سعد نے ان کو ثقہ کہا ہے ، ان سے اچھی احادیث مروی ہیں ، امام بخاری نے ان سے اپنی صحیح میں استشہاد کیا ہے جیسا کہ حافظ مزی نے کہا ہے اور ان سے امام مسلم نے روایت کی ہے۔

مجاہد : یہ مجاہد بن جبر المکی ہیں ثقہ ہیں امام ہیں حجت ہیں مفسر ہیں جیسا کہ کبار محدثین نے کہا ہے۔

ابراہیم بن الاشتر : ابن حبان نے ان کا ذکر ثقات میں کیا ہے (۴۶۱ / ۷) ، امام ذہبی نے ان کی سیرت میں کہا ہے اپنے والد کی طرح بہادر اور فضلاء میں سے ایک تھے وہ ایک نیک شیعہ تھے۔ (سیر أعلام النبلاء : ۳۵/٤).

مالک بن حارث الاشتر : ان کو عجلی اور ابن حبان نے ثقہ کہا ہے ، حافظ مزی تہذیب الکمال (۱۲۶ / ۲۷) میں کہتے ہیں : عجلی نے ان کو ثقہ کہا ہے کوفی ہیں تابعی ثقہ ہیں اور ابن حبان نے ان کا ذکر کتاب الثقات میں کیا ہے۔

اس حدیث کو بلاذری نے روایت کر کے کہا : جب ربذہ میں ابوذر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا تو اہل کوفہ سے سوار آئے ان میں جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ اور مالک بن الحارث الاشتر النخعی رحمہ اللہ اور اسود بن یزید بن قیس بن یزید النخعی رحمہ اللہ علقمہ بن قیس بن یزید رحمہ اللہ فقیہ کے بھائی اور دیگر دوسرے افراد نے ابوذر رضی اللہ عنہ کے متعلق سوال کیا تا کہ وہ ان کو سلام کریں جب وہ ان کے پاس پہنچے تو ابوذر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو چکا تھا تو جریر رضی اللہ عنہ نے انہیں کفن دیا ان کی نماز جنازہ پڑھی اور انہیں دفن کیا۔

(البلاذري : أنساب الأشراف ١٢٧/١١). كتاب أنساب الأشراف للبلاذري [البلاذري] (٥٤٥/٥).

امام ذہبی العبر في خبر من غبر میں لکھتے ہیں:

۳۸ہجری میں الاشتر النخعی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی ان کا نام مالک بن حارث ہے، علی رضی اللہ عنہ نے ان کو مصر کا گورنر بنا کر بھیجا تھا، لیکن وہ راستے ہی میں ہلاک ہو گئے کہا جاتا ہے کہ ان کو زہر دیا گیا تھا عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام نے ان سے ملاقات کی اور زہر ملا شہد پینے کو دیا جس سے ان کی موت واقع ہو گئی، اشتر رحمہ اللہ بہت بہادر تھے، اپنی قوم کے سردار اور خطیب اور شہسوار تھے۔

(العبر في خبر من غبر للذهبي : ۱/۳۲).

❁ أرشيف ملتقى أهل الحديث - ۳[ملتقى أهل الحديث] میں تحریر ہے کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے ایک گروہ کے لیے مومن ہونے کی گواہی دی جس میں مالک الاشتر رحمہ اللہ بھی شامل تھے۔ اس حدیث کو امام احمد نے مسند میں اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور بزار نے مسند میں اور حاکم نے مستدرک میں اور منذری نے صحیح الترغیب والترہیب میں روایت کیا ہے اور اس حدیث کو علامہ الالبانی نے حسن کہا ہے (۳۳۱۴)، پس احمد نے جو حدیث روایت کی ہے وہ مُجَاهِدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْأَشْتَرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ ذَرٍ سے ہے وہ فرماتی ہیں جب ابوذر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا تو فرماتی ہیں میں رونے لگی تو ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا تم کیوں رو رہی ہو انہوں نے فرمایا میں کیوں نہ روؤں تم اس بیابان جنگل کی زمین میں مر رہے ہو اور مجھ میں قوت نہیں ہے کہ میں تمہیں دفن کر سکوں اور نہ ہی میرے پاس کپڑے ہیں کہ میں تمہیں ان میں کفن دے سکوں ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا مت رو خوش ہو جاؤ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جن دو مسلمان مرد و عورت کے دو یا تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ دونوں اس پر ثواب کی نیت سے صبر کریں تو وہ جہنم کو کبھی نہیں دیکھیں گے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جماعت سے جن میں میں بھی تھا فرماتے سنا کہ ضرور ضرور تم میں سے ایک شخص بیابان جنگل کی زمین میں مرے گا جس کے پاس مومنین کی ایک جماعت آئے گی میں وہی شخص ہوں جو بیابان جنگل کی زمین میں مرتا ہوں واللہ نہ میں نے جھوٹ کہا ہے اور نہ مجھ سے جھوٹ کہا گیا۔

وقال شعيب الأرنؤوط : إسناده حسن].

[أرشيف ملتقى أهل الحديث - ۳[ملتقى أهل الحديث] : ۲۳۳/۱۵۲].

❁ امام حاکم نے حدیث ام ذر رضی اللہ عنہا کی مستدرک میں تخریج کی ہے:

[۱۳] ٥٤٦١ -أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْإِمَامُ أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ الْأَزْدِيُّ ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ، ثَنَا زَائِدَةُ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، ثَنَا مُجَاهِدٌ ، قَالَ : قَالَ أَبُو ذَرٍّ لِنَفَرٍ عِنْدَهُ : إِنَّهُ قَدْ حَضَرَنِي مَا تَرَوْنَ مِنَ الْمَوْتِ ، وَلَوْ كَانَ لِي ثَوْبٌ يَسَعُنِي كَفَنًا أَوْ لِصَاحِبِي لَمْ أُكَفَّنْ إِلَّا فِي ذَلِكَ ، وَإِنِّي أَنْشُدُكُمْ أَنْ لَا يُكَفِّنَنِي مِنْكُمْ رَجُلٌ كَانَ عَرِيفًا أَوْ نَقِيبًا أَوْ أَمِيرًا أَوْ بَرِيدًا ، وَكَانَ الْقَوْمُ أَشْرَافًا ، كَانَ حُجْرٌ الْمِدْرِيُّ ، وَمَالِكٌ الْأَشْتَرُ فِي نَفَرٍ فِيهِمْ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ ، وَكُلُّ الْقَوْمِ قَدْ أَصَابَ لِذَلِكَ مَنْزِلًا إِلَّا الْأَنْصَارِيَّ ، فَقَالَ : أَنَا أُكَفِّنُكَ فِي رِدَائِي هَذَا وَفِي ثَوْبَيْنَ فِي عَيْبَتِي مِنْ غَزْلِ أُمِّي ، حَاكَتْهُمَا لِي حَتَّى أُحْرِمَ فِيهِمَا ، فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ : كَفَانِي.

مجاہد فرماتے ہیں: ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ لوگ موجود تھے آپ نے ان سے فرمایا: میری موت کا وقت قریب ہے، اگر میرے پاس یا میرے ساتھی کے پاس اتنا کپڑا موجود ہو کہ وہ کفن کے لیے کفایت کرے تو مجھے اسی کپڑے میں کفن دینا اور میں تمہیں قسم دیتا ہوں مجھے کوئی نمبردار، چوہدری، یا حاکم، سردار، قاصد یا ایلچی قسم کا آدمی کفن نہ دے، وہ لوگ تمام بڑے صاحب منصب تھے۔ البتہ حجر المدری رضی اللہ عنہ اور مالک الاشتر رحمہ اللہ ایک جماعت میں موجود تھے، ان میں ایک آدمی انصار میں سے تھا اور اس پوری قوم میں صرف ایک وہی انصاری ہی ان شرائط کے پیش نظر کفن دینے کا اہل تھا، اس نے کہا: میں آپ کو اس چادر میں اور دو کپڑے میں جو صندوق میں رکھے ہوئے ہیں جو کہ میری والدہ نے میرے احرام کے لیے خود اپنے ہاتھوں سے کات کر بنائے ہیں، ان میں آپ کو کفن دوں گا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ میرے لیے کافی ہیں۔

[المستدرك على الصحيحين كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم ذكر مناقب أبي ذر الغفاري رضي الله عنه حديث رقم ٥٤٦١].

[۱۴] ٥٤٧٩ - أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَدِينِيُّ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ ، ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْأَشْتَرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أُمِّ ذَرٍّ قَالَتْ : لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا ذَرٍّ الْوَفَاةُ بَكَيْتُ ، فَقَالَ لِي : مَا يُبْكِيكِ ؟ فَقُلْتُ : وَمَا لِيَ لَا أَبْكِي وَأَنْتَ تَمُوتُ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ ، وَلَيْسَ عِنْدِي ثَوْبٌ يَسَعُكَ كَفَنًا لِي ، وَلَا لَكَ وَلَا بُدَّ مِنْهُ لِنَعْشِكَ ، قَالَ : فَأَبْشِرِي ، وَلَا تَبْكِي ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : لَا يَمُوتُ بَيْنَ

امْرَأَيْنِ مُسْلِمَيْنِ وَلَدَانِ أَوْ ثَلَاثَةٌ فَيَحْتَسِبَانِ فَيَرَيَانِ النَّارَ أَبَدًا.

ام ذر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب ابوذر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو میں رو پڑی، انہوں نے مجھ سے رونے کی وجہ دریافت کی، میں نے کہا: میں کیوں نہ روؤں، تم ایک جنگل بیابان میں فوت ہو رہے ہو، ان حالات میں آپ کے اور میرے پاس اتنا کپڑا بھی نہیں ہے جس سے میں تمہیں کفن دے سکوں، اور تمہاری میت کے لئے کفن تو ضروری ہے۔ انہوں نے کہا تم خوش ہو جاؤ، اور رونا دھونا بند کرو، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جن مسلمان ماں باپ کے دو یا تین بچے فوت ہو جائیں وہ کبھی دوزخ میں نہیں جائیں گے۔

[المستدرك على الصحيحين كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم محنة أبي ذر رضي الله عنه حديث رقم ٥٤٧٩].

[١٥] ٥٤٨٠ - وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِنَفَرٍ أَنَا فِيهِمْ : لَيَمُوتَنَّ رَجُلٌ مِنْكُمْ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ تَشْهَدُهُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَيْسَ مِنْ أُولَئِكَ النَّفَرِ أَحَدٌ إِلَّا وَمَاتَ فِي قَرْيَةٍ وَجَمَاعَةٍ فَأَنَا ذَلِكَ الرَّجُلُ ، وَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ ، وَلَا كُذِبْتُ فَابْصِرِي الطَّرِيقَ ، فَقُلْتُ : أَنَّى وَقَدْ ذَهَبَ الْحَاجُّ ، وَتَقَطَّعَتِ الطَّرِيقُ ، فَقَالَ : اذْهَبِي فَتَبَصَّرِي ، قَالَ : فَكُنْتُ أَشْتَدُّ إِلَى الْكَثِيبِ ، ثُمَّ أَرْجِعُ فَأُمَرِّضُهُ ، فَبَيْنَمَا أَنَا وَهُوَ كَذَلِكَ إِذَا أَنَا بِرِجَالٍ عَلَى حَالِهِمْ كَأَنَّهُمُ الرَّخَمُ تَجِدُّ بِهِمْ رَوَاحِلُهُمْ ، - قَالَ عَلِيٌّ : قُلْتُ لِيَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ : تَجِدُّ أَوْ تَخُبُّ ، قَالَ : بِالدَّالِ - ، قَالَتْ : فَأَلَحْتُ بِثَوْبِي ، فَأَسْرَعُوا إِلَيَّ حَتَّى وَقَفُوا عَلَيَّ ، فَقَالُوا : مَنْ هُوَ ؟ قُلْتُ : أَبُو ذَرٍّ ، قَالُوا : صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، فَفَدَوْهُ بِآبَائِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ ، وَأَسْرَعُوا إِلَيْهِ حَتَّى دَخَلُوا عَلَيْهِ ، فَقَالَ لَهُمْ : أَبْشِرُوا ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِنَفَرٍ أَنَا فِيهِمْ : لَيَمُوتَنَّ رَجُلٌ مِنْكُمْ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ تَشْهَدُهُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ مَا مِنْ أُولَئِكَ النَّفَرِ رَجُلٌ إِلَّا وَقَدْ هَلَكَ فِي قَرْيَةٍ وَجَمَاعَةٍ ، وَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ ، أَنْتُمْ تَسْمَعُونَ أَنَّهُ لَوْ كَانَ عِنْدِي ثَوْبٌ يَسَعُنِي كَفَنًا لِي أَوْ لِامْرَأَتِي لَمْ أُكَفَّنْ إِلَّا فِي ثَوْبٍ لِي أَوْ لَهَا ، إِنِّي أَنْشُدُكُمُ اللَّهَ ، ثُمَّ إِنِّي أَنْشُدُكُمُ اللَّهَ ، أَنْ لَا يُكَفِّنَنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ كَانَ أَمِيرًا أَوْ عَرِيفًا أَوْ بَرِيدًا أَوْ نَقِيبًا وَلَيْسَ مِنْ أُولَئِكَ النَّفَرِ إِلَّا وَقَدْ قَارَفَ ، مَا قَالَ إِلَّا فَتًى مِنَ الْأَنْصَارِ ، فَقَالَ : أَنَا أُكَفِّنُكَ يَا عَمُّ ، أُكَفِّنُكَ فِي رِدَائِي هَذَا ، وَفِي

ثَوْبَيْنَ فِي عَيْبَتِي مِنْ غَزْلِ أُمِّي ، قَالَ : أَنْتَ فَكَفِّنِّي فَكَفَّنَهُ الْأَنْصَارِيُّ فِي النَّفَرِ الَّذِينَ حَضَرُوهُ ، وَقَامُوا عَلَيْهِ ، وَدَفَنُوهُ فِي نَفَرٍ كُلِّهِمْ يَمَانٌ .

اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو کچھ لوگوں کے بارے میں (ان لوگوں میں، میں بھی موجود تھا) یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے ایک آدمی جنگل بیابان میں فوت ہوگا اور اس کے پاس مومنوں کی ایک جماعت پہنچے گی۔ وہ تمام لوگ آبادیوں میں اور فوت ہوئے ہیں، اب صرف میں ہی بچا ہوں، اس لئے وہ شخص میں ہی ہوں، اللہ کی قسم! نہ تو میں نے جھوٹ بات کہی ہے اور نہ ہی یہ جھوٹ ہوگا، البتہ تم راستہ کو تکتی رہو، میں نے کہا: اب قافلہ کہاں سے آئے گا؟ حاجی جا چکے ہیں۔ راستے بند ہو چکے ہیں۔ انہوں نے پھر یہی کہا کہ جاؤ اور دیکھو، میں ایک ٹیلے پر جا کر دور تک نظر دوڑاتی، پھر واپس آ کر ان کو دیکھتی، میں اسی کشمکش میں تھی کہ اچانک کچھ لوگ سواریوں پر سوار اپنے زادراہ سمیت وہاں پر آ گئے۔

علی کہتے ہیں: میں یحیی بن سلیم سے پوچھا کہ اس روایت میں لفظ ''تجد'' دال کے ساتھ ہے یا ''تخب'' خ اور ب کے ساتھ ہے؟ انہوں نے کہا: ''تجد'' دال کے ساتھ ہے۔

میں نے اپنے کپڑے کے ساتھ اشارہ کیا تو وہ لوگ جلدی سے میرے پاس آ گئے، اور پوچھنے لگے کہ یہ کون ہے؟ میں نے کہا: ابوذر رضی اللہ عنہ۔ انہوں نے کہا صحابی رسول ﷺ؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ وہ یہ کہتے ہوئے کہ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں ان کے پاس آنا شروع ہو گئے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے ان کو کہا: تمہیں خوشخبری ہو کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک جماعت (جس میں، میں بھی موجود تھا) کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے ایک شخص جنگل بیابان میں فوت ہوگا اور مومنوں کی ایک جماعت اس کے پاس آئے گی، اس جماعت کے تمام لوگ آبادیوں میں فوت ہو چکے ہیں (اب صرف میں ہی باقی بچا ہوں) اللہ کی قسم نہ میں جھوٹ بول رہا ہوں اور نہ ہی میں جھٹلایا جاؤں گا۔ تم سن رہے ہو، اگر میرے پاس کوئی اتنا کپڑا ہوتا جو میرے پاس یا میری بیوی کے پاس کفن کا کپڑا ہوتا تو مجھے اس میں کفن دے دیا جاتا، میں تمہیں بار بار اللہ کی قسم دے کر کہہ رہا ہوں کہ مجھے کوئی چوہدری یا نمبردار، ایلچی یا کوئی صاحب منصب کفن نہ دے، جبکہ اس جماعت میں تمام لوگ اسی طرح کے تھے سوائے ایک انصاری نوجوان کے۔ وہ کہنے لگا اے چچا! اگر میں آپ کو کفن دوں گا تو اپنی اس چادر میں اور دو کپڑے میرے صندوق میں رکھے ہوئے ہیں جو کہ میری والدہ نے میرے احرام کے لئے خود اپنے ہاتھوں سے کات کر بنائی ہیں ان میں ہی دوں گا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹھیک ہے تم ہی مجھے کفن دو، چنانچہ اس انصاری نے ان کو کفن دیا، یہ انصاری اسی جماعت سے تعلق رکھتا تھا انہی لوگوں نے آپ کی تدفین کی، یہ تمام لوگ یمن سے تعلق رکھنے والے تھے۔

[المستدرك على الصحيحين كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم محنة أبي ذر رضي الله عنه حديث رقم ٥٤٨٠].

۞ علامہ ابن سعد نے ''طبقات الکبیر'' میں ان احادیث کی تخریج کی ہے:

[١٦] ٥٠٨٨-قَالَ : أَخْبَرَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ : حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ يَعْنِي ابْنَ الْأَشْتَرِ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ حَضَرَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ بِالرَّبَذَةِ , فَبَكَتِ امْرَأَتُهُ ، فَقَالَ : وَمَا يُبْكِيكِ ؟ ، فَقَالَتْ : أَبْكِي أَنَّهُ لَا يَدَ لِي بِتَغْيِيبِكَ ، وَلَيْسَ عِنْدِي ثَوْبٌ يَسَعُكَ كَفَنًا ، فَقَالَ : لَا تَبْكِي , فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَأَنَا عِنْدَهُ فِي نَفَرٍ يَقُولُ : لَيَمُوتَنَّ رَجُلٌ مِنْكُمْ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ تَشْهَدُهُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ : فَكُلُّ مَنْ كَانَ مَعِي فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ مَاتَ فِي جَمَاعَةٍ وَقَرْيَةٍ , فَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ غَيْرِي ، وَقَدْ أَصْبَحْتُ بِالْفَلَاةِ أَمُوتُ , فَرَاقِبِي الطَّرِيقَ , فَإِنَّكِ سَوْفَ تَرَيْنَ مَا أَقُولُ لَكِ , فَإِنِّي وَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ ، قَالَتْ : وَأَنَّى ذَلِكَ وَقَدِ انْقَطَعَ الْحَاجُّ ؟ ، قَالَ : رَاقِبِي الطَّرِيقَ , فَبَيْنَا هِيَ كَذَلِكَ إِذَا هِيَ بِالْقَوْمِ تَجِدّ بِهِمْ رَوَاحِلُهُمْ كَأَنَّهُمُ الرَّخَمُ - قَالَ عَفَّانُ : هَكَذَا قَالَ : تَجِدُّ بِهِمْ , وَالصَّوَابُ : تَخُدُّ بِهِمْ رَوَاحِلُهُمْ - فَأَقْبَلَ الْقَوْمُ حَتَّى وَقَفُوا عَلَيْهَا ، قَالُوا : مَا لَكِ ؟ ، قَالَتِ : امْرُؤٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ تُكَفِّنُونَهُ وَتُؤْجَرُونَ فِيهِ ، قَالُوا : وَمَنْ هُوَ ؟ ، قَالَتْ : أَبُو ذَرٍّ , فَفَدَوْهُ بِآبَائِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ , وَوَضَعُوا سِيَاطَهُمْ فِي نُحُورِهَا يَبْتَدِرُونَهُ , فَقَالَ : أَبْشِرُوا أَنْتُمُ النَّفَرُ الَّذِينَ قَالَ فِيكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ ، أَبْشِرُوا ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَا مِنَ امْرَأَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ هَلَكَ بَيْنَهُمَا وَلَدَانِ أَوْ ثَلَاثَةٌ , فَاحْتَسَبَاهُ وَصَبِرَا , فَيَرَيَانِ النَّارَ أَبَدًا ، ثُمَّ قَالَ : قَدْ أَصْبَحْتُ الْيَوْمَ حَيْثُ تَرَوْنَ , وَلَوْ أَنَّ ثَوْبًا مِنْ ثِيَابِي يَسَعُنِي لَمْ أُكَفَّنْ إِلَّا فِيهِ ، أَنْشُدُكُمُ اللَّهَ أَلَّا يُكَفِّنِّي رَجُلٌ مِنْكُمْ كَانَ أَمِيرًا أَوْ عَرِيفًا أَوْ بَرِيدًا ، فَكُلُّ الْقَوْمِ كَانَ نَالَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا إِلَّا فَتًى مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ مَعَ الْقَوْمِ ، قَالَ : أَنَا صَاحِبُكَ , ثَوْبَانِ فِي عَيْبَتِي مِنْ غَزْلِ أُمِّي وَأَحَدُ ثَوْبِيَّ هَذَيْنِ اللَّذَيْنِ عَلَيَّ قَالَ : أَنْتَ صَاحِبِي فَكَفِّنِّي .

[الطبقات الكبير لابن سعد المجلد الرابع أبو ذر واسمه جندب بن جنادة بن كعيب بن صعير بن الوقعة بن حرام بن سفيان بن عبيد بن حرام بن غفار بن مليل بن ضمرة بن بكر بن عبد مناة بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن إلياس بن مضر حديث رقم ٥٠٨٨].

[۱۷] قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الأَشْتَرِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَ أَبَا ذَرٍّ الْمَوْتُ بَكَتِ امْرَأَتُهُ فَقَالَ لَهَا: مَا يُبْكِيكِ؟ قَالَتْ: أَبْكِي لأَنَّهُ لا يَدَانِ لِي بِتَغْيِيبِكَ وَلَيْسَ لِي ثَوْبٌ يَسَعُكَ. قَالَ: فَلا تَبْكِي [فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ لِنَفَرٍ أَنَا فِيهِمْ: لَيَمُوتَنَّ مِنْكُمْ رَجُلٌ بِفَلاةٍ مِنَ الأَرْضِ تَشْهَدُهُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ] . وَلَيْسَ مِنْ أُولَئِكَ النَّفَرِ رَجُلٌ إِلا قَدْ مَاتَ فِي قَرْيَةٍ وَجَمَاعَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَنَا الَّذِي أَمُوتُ بِفَلاةٍ وَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ وَلا كُذِبْتُ فَأَبْصِرِي الطَّرِيقَ. فَقَالَتْ: أَنَّى وَقَدِ انْقَطَعَ الْحَاجُّ وَتَقَطَّعَتِ الطُّرُقُ؟ فَكَانَتْ تَشُدُّ إِلَى كَثِيبٍ تَقُومُ عَلَيْهِ تَنْظُرُ ثُمَّ تَرْجِعُ إِلَيْهِ فَتُمَرِّضُهُ ثُمَّ تَرْجِعُ إِلَى الْكَثِيبِ. فَبَيْنَا هِيَ كَذَلِكَ إِذَا هِيَ بِنَفَرٍ تَخُدُّ بِهِمْ رَوَاحِلُهُمْ كَأَنَّهُمُ الرَّخَمُ عَلَى رِحَالِهِمْ. فَأَلاحَتْ بِثَوْبِهَا فَاقْبَلُوا حتى وقفوا عليها فقالوا: مَا لَكِ؟ قَالَتِ: امْرُؤٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَمُوتُ تُكَفِّنُونَهُ. قَالُوا: وَمَنْ هُوَ؟ قَالَتْ: أَبُو ذَرٍّ. فَفَدَوْهُ بِآبَائِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ وَوَضَعُوا السِّيَاطَ فِي نُحُورِهَا يستبقون إليه حتى جاؤوه فَقَالَ: أَبْشِرُوا. فَحَدَّثَهُمُ الْحَدِيثَ الَّذِي [قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ثُمَّ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ: لا يَمُوتُ بَيْنَ امْرَأَيْنِ مُسْلِمَيْنِ وَلَدَانِ أَوْ ثَلاثَةٌ فَيَحْتَسِبَانِ وَيَصْبِرَانِ فَيَرَيَانِ النَّارَ] . أنتم تسمعون. لو كان لِي ثَوْبٌ يَسَعُنِي كَفَنًا لَمْ أُكَفَّنْ إِلا فِي ثَوْبٍ هُوَ لِي. أَوْ لامْرَأَتِي ثَوْبٌ يَسَعُنِي لَمْ أُكَفَّنْ إِلا فِي ثَوْبِهَا. فَأَنْشُدُكُمُ اللَّهَ وَالإِسْلامَ أَلا يُكَفِّنِّي رَجُلٌ مِنْكُمْ كَانَ أَمِيرًا أَوْ عَرِيفًا أَوْ نَقِيبًا أَوْ بَرِيدًا. فَكُلُّ القوم قد كان قَارَفَ بَعْضَ ذَلِكَ إِلا فَتًى مِنَ الأَنْصَارِ قَالَ: أَنَا أُكَفِّنُكَ. فَإِنِّي لَمْ أُصِبْ مِمَّا ذَكَرْتَ شَيْئًا. أُكَفِّنُكَ فِي رِدَائِي هَذَا الَّذِي عَلَيَّ وَفِي ثَوْبَيْنِ فِي عَيْبَتِي مِنْ غَزْلِ أُمِّي حَاكَتْهُمَا لِي. قَالَ: أَنْتَ فَكَفِّنِّي. قَالَ فَكَفَّنَهُ الأَنْصَارِيُّ فِي النَّفَرِ الَّذِينَ شَهِدُوهُ. مِنْهُمْ حُجْرُ بْنُ الأَدْبَرِ وَمَالِكٌ الأَشْتَرُ فِي نَفَرٍ كلهم يمان.

ابراہیم بن الاشتر رحمہ اللہ سے روایت کہ ابوذر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا تو وہ مقام ربذہ میں تھے۔ ان کی بیوی رونے لگیں پوچھا تمہیں کیا چیز رلاتی ہے انہوں نے کہا کہ میں اس لیے روتی ہوں کہ مجھے تمہارے دفن کرنے کی طاقت نہیں اور نہ میرے پاس کوئی ایسی چادر ہے جو تمہیں کفن کے لیے کافی ہو۔ انہوں نے کہا کہ رو ؤ نہیں میں نے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب کہ میں خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک جماعت کے ساتھ حاضر تھا، فرماتے سنا کہ ضرور ضرور تم میں سے ایک شخص ایک بیابان میں مرے گا جس کے پاس

مومنین کی ایک جماعت حاضر ہوگی۔ جتنے لوگ اس مجلس میں میرے ساتھ تھے وہ جماعت اور آبادی میں مرے۔سوائے میرے کوئی باقی نہیں رہا۔میں نے اس حالت بیابان میں صبح کی کہ اب میں مرتا ہوں، لہٰذا تم اس راستے میں انتظار کرو۔عنقریب تم وہی دیکھوگی جو میں تم سے کہتا ہوں، واللہ نہ میں نے جھوٹ کہا اور نہ مجھ سے جھوٹ کہا گیا۔بیوی نے کہا یہ کیونکر ممکن ہے۔حاجی تو اب نہیں انہوں نے کہا تم راستے میں انتظار کرو۔وہ اسی حالت میں تھیں کہ ایک جماعت نظر آئی جن کو ان کی سواریاں اس طرح لیے جارہی تھیں کہ گویا وہ لوگ چمر گدھ (مرغ مردار خوار) ہیں،قوم سامنے آئی لوگ ان کی بیوی کے پاس کھڑے ہوگئے اور پوچھا کہ تمھیں کیا ہوا، انہوں نے کہا کہ ایک مسلمان ہے جس کو تم لوگ دفن کردوگے تو اجر ملے گا۔پوچھا وہ کون ہے۔ان کی بیوی نے کہا کہ ابوذر رضی اللہ عنہ ہیں انہوں نے کہا کہ ہمارے ماں باپ ان پر فدا ہوں۔لوگ اپنے کوڑے گلے میں ڈال کر ابوذر رضی اللہ عنہ کی طرف بڑھنے لگے۔ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمھیں مبارک ہو۔تم وہ جماعت ہو کہ تمہارے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا وہ فرمایا تم لوگ خوش ہو جاؤ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جن مسلمانوں کے درمیان دو یا تین لڑے ہلاک ہوجائیں اور وہ لوگ اسے (موجب اجر سمجھیں اور صبر کریں تو وہ کبھی دوزخ کو نہ دیکھیں گے۔ پھر کہا کہ میں آج صبح کی تم لوگ بھی دیکھتے ہو۔اگر میرے کپڑوں میں سے کوئی چادر کافی ہوتی تو میں اسی کو کفن کے لیے اختیار کرتا، میں تمھیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ تم میں سے کوئی شخص جو حاکم ہو، یا نائب، یا قاصد مجھے ہرگز کفن نہ دے ساری قوم نے ان اوصاف میں سے کچھ نہ کچھ حاصل کیا تھا سوائے انصار کے ایک نوجوان کے جوان کے ساتھ تھا۔اس نے کہا میں آپ کا ساتھی ہوں میرے صندوق میں دو چادریں ہیں جو میری والدہ کی بنی ہوئی ہیں ان میں سے ایک میرے بدن پر ہے۔ابوذر نے کہا کہ تم میرے ساتھی ہو، تم مجھے کفن دو۔ابراہیم بن الاشتر رحمہ اللہ اپنے والد (اشتر رحمہ اللہ) سے روایت کرتے ہیں کہ جب ابوذر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا تو ان کی بیوی رونے لگیں انہوں نے پوچھا کہ تمھیں کیا چیز رلاتی ہے۔کہنے لگیں کہ میں اس لیے روتی ہوں کہ تمہارے دفن کرنے کی مجھے طاقت نہیں، نہ میرے پاس کوئی ایسا کپڑا ہے جو کفن کے لیے کافی ہو۔انہوں نے کہا روؤ نہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جماعت سے جن میں میں بھی تھا فرماتے سنا کہ ضرور ضرور تم میں سے ایک شخص بیابان میں مرے گا جس کے پاس مومنین کی ایک جماعت آئے گی میں وہی شخص ہوں جو بیابان میں مرتا ہے واللہ نہ میں نے جھوٹ کہا ہے اور نہ مجھ سے جھوٹ کہا گیا۔لہٰذا تم راستہ دیکھو انہوں نے کہا یہ کیسے ہوگا حاجی بھی تو چلے گئے اور راستے طے ہوگئے۔وہ ایک ٹیلے پر جاتیں کھڑی ہوکر دیکھتیں پھر واپس آکر ان کی تیمارداری کرتیں اور ٹیلے کی طرف لوٹ جاتیں۔اسی حالت میں تھیں کہ انہیں ایک قوم نظر آئی جن کی سواریاں اس طرح لیے جارہی تھیں کہ گویا چمر گدھ ہیں، چادر ہلائی تو وہ لوگ آئے اور ان کے پاس رک گئے پوچھا تمھیں کیا ہوا، انہوں نے کہا کہ ایک مسلمان کی وفات ہونے کو ہے، تم لوگ اسے کفن دو

پوچھا وہ کون ہے، انہوں نے کہا ابوذر رضی اللہ عنہ ہیں، کہنے لگے کہ ان پر ہمارے ماں باپ فدا ہوں۔ اپنے کوڑے گلوں میں ڈال لیے اوران کی طرف بڑھے، پاس آئے تو ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم لوگوں کو خوشخبری ہو ،اورحدیث بیان کی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی، پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جن دو مسلمانوں کے درمیان دو یا تین لڑکے مرتے ہیں وہ ثواب سمجھ کر صبر کرتے ہیں تو وہ دوزخ نہیں دیکھیں گے۔ تم لوگ سنتے ہو، اگر میرا کوئی کپڑا ہو جو کفن کے لیے کافی ہو تو سوائے اس کپڑے کے کسی میں کفن نہ دیا جائے، یا میری بیوی کا کوئی ایسا کپڑا ہو جو مجھے کافی ہو تو سوائے ان کے کپڑے کے کسی میں نہ کفن دیا جائے اور میں تم کو اللہ کی اور اسلام کی قسم دیتا ہوں کہ تم میں جو شخص حاکم یا نائب یا نقیب یا قاصد ہو وہ ہرگز مجھے کفن نہ دے۔ قوم ان اوصاف میں سے کسی نہ کسی کی حامل تھی، سوائے اس نوجوان انصاری کے جس نے کہا کہ میں آپ کو کفن دوں گا کیونکہ آپ نے جو بیان کیا ہے میں نے اس میں سے کچھ نہیں پایا۔ میں آپ کو اس چادر میں کفن دوں گا جو میرے بدن پر ہے اوران دو چادروں میں سے جو میرے صندوق میں تھیں اورانہیں میری ماں نے میرے لیے بنا تھا۔ انہوں نے کہا کہ تم مجھے کفن دینا، راوی نے کہا کہ انہیں اس انصاری نے کفن دیا جو اس جماعت میں تھے اوران کے پاس حاضر ہوئے تھے، ان میں حجر بن الابرد رضی اللہ عنہ (حجر بن عدی رضی اللہ عنہ) اور مالک الاشتر رحمہ اللہ بھی ایک جماعت کے ساتھ تھے، یہ سب کے سب یمنی تھے۔

[كتاب الطبقات الكبرى ط العلمية [ابن سعد]-٤ / ١٧٦-١٧٧].

❁ اس حدیث کی تخریج ابن ابی عاصم نے الاحاد والمثانی میں کی:

[١٨] ٨٩٨ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ ، وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَا : ثنا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ جُشَمَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْأَشْتَرِ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ : لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْوَفَاةُ بَكَتِ امْرَأَتُهُ ، فَقَالَ : مَا يُبْكِيكِ ؟ فَقَالَتْ : أَبْكِي أَنَّهُ لَا يَدَانِ لِي بِتَغْيِيبِكَ ، وَلَيْسَ لِي ثَوْبٌ مِنْ ثِيَابِي يَسَعُكَ ، وَلَيْسَ ثَوْبٌ يَسَعُكَ ، قَالَ : فَلَا تَبْكِي ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِنَفَرٍ أَنَا فِيهِمْ : لَيَمُوتَنَّ رَجُلٌ مِنْكُمْ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَيَشْهَدُهُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ، وَلَيْسَ مِنْ أُولَئِكَ النَّفَرِ رَجُلٌ إِلَّا وَقَدْ مَاتَ فِي قَرْيَةٍ جَامِعَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، وَأَنَا الَّذِي أَمُوتُ بِفَلَاةٍ ، وَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِّبْتُ ، فَأَبْصِرِي الطَّرِيقَ ، فَقُلْتُ : يَا أَبَا ذَرٍّ قَدِ انْقَطَعَ الْحَاجُّ ، وَانْقَطَعَتِ الطُّرُقُ ، فَكَانَتْ تَشْتَدُّ إِلَى كَثِيبٍ فَتَقُومُ عَلَيْهِ ثُمَّ تَرْجِعُ إِلَيْهِ فَتُمَرِّضُهُ ، ثُمَّ تَرْجِعُ

إِلَى الْكَثِيبِ ، فَبَيْنَمَا هِيَ كَذَلِكَ إِذَا هِيَ بِنَفَرٍ عَلَى رَوَاحِلِهِمْ كَأَنَّهُمُ الرَّجْمُ عَلَى رِحَالِهِمْ ، فَأَلَاحَتْ بِثَوْبِهَا ، فَأَقْبَلُوا حَتَّى وَقَفُوا ، فَقَالَتِ : امْرُؤٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَمُوتُ كَفِّنُوهُ ، قَالُوا : وَمَنْ هُوَ ؟ قَالَتْ : أَبُو ذَرٍّ ، فَفَدَوْهُ بِآبَائِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ ، وَوَضَعُوا السِّيَاطَ نَحْوَهَا يَسْتَبِقُونَ إِلَيْهِ حَتَّى جَاؤُوهُ ، فَقَالَ : أَبْشِرُوا ، وَحَدَّثَهُمُ الْحَدِيثَ الَّذِي قَالَ ، ثُمَّ قَالَ : أَنْتُمْ تَسْمَعُونَ ، لَوْ كَانَ لِي ثَوْبٌ يَسَعُنِي لَمْ أُكَفَّنْ إِلَّا فِي ثَوْبٍ هُوَ لِي أَوْ لِامْرَأَتِي ثَوْبٍ يَسَعُنِي لَمْ أُكَفَّنْ إِلَّا فِي ثَوْبِهَا فَأَنْشُدُكُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالْإِسْلَامَ أَنْ لَا يُكَفِّنِّي رَجُلٌ كَانَ أَمِيرًا ، أَوْ عَرِيفًا ، أَوْ بَرِيدًا ، أَوْ نَقِيبًا ، وَكُلُّ الْقَوْمِ كَانَ قَدْ قَارَفَ بَعْضَ ذَلِكَ إِلَّا فَتًى مِنَ الْأَنْصَارِ ، قَالَ : أَنَا أُكَفِّنُكَ ، لَمْ أُصِبْ مِمَّا ذَكَرْتَ شَيْئًا فِي رِدَائِي هَذَا الَّذِي عَلَيَّ ، وَفِي ثَوْبَيْنِ فِي عَيْبَتِي مِنْ غَزْلِ أُمِّي ، فَقَالَ : أَنْتَ تُكَفِّنُنِي ، قَالَ : فَكَفَّنَهُ الْأَنْصَارِيُّ فِي النَّفَرِ الَّذِينَ شَهِدُوا ، مِنْهُمْ حُجْرُ بْنُ الْأَدْبَرِ ، وَمَالِكُ بْنُ الْأَشْتَرِ فِي نَفَرٍ كُلُّهُمْ يَمَانٍ .

ترجمہ گزر چکا۔

[الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم أبو ذر رضي الله عنه حديث رقم ٨٩٨].

❁ اس خبر کی تخریج ابونعیم الاصبہانی نے ''حلیۃ الاولیاء'' میں کی:

[۱۹] ٥٧٥- حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدِ بْنُ جَبَلَةَ ، ثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ السَّرَّاجُ ، ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ ، أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ، حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ : سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ ، يَقُولُ : حَدَّثَنِي بُرَيْدَةُ بْنُ سُفْيَانَ ، عَنِ الْقُرَظِيِّ ، قَالَ : خَرَجَ أَبُو ذَرٍّ إِلَى الرَّبَذَةِ فَأَصَابَهُ قَدَرُهُ ، فَأَوْصَاهُمْ أَنِ اغْسِلُونِي وَكَفِّنُونِي ثُمَّ ضَعُونِي عَلَى قَارِعَةِ الطَّرِيقِ ، فَأَوَّلُ رَكْبٍ يَمُرُّونَ بِكُمْ فَقُولُوا : هَذَا أَبُو ذَرٍّ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعِينُونَا عَلَى غُسْلِهِ وَدَفْنِهِ فَأَقْبَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي رَكْبٍ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ .

محمد بن کعب القرظی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: جب **عثمان** رضی اللہ عنہ نے **ابوذر** رضی اللہ عنہ کو مقام ربذہ جلاوطن کیا اور وہاں ان کی شئے مقدر (موت) پہنچی اور سوائے ان کی بیوی اور ایک غلام کے ان کے ساتھ کوئی نہ تھا تو انہوں نے وصیت کی کہ تم دونوں مجھے غسل وکفن دینا اور شاہراہ پر رکھ دینا، سب سے

پہلے جو جماعت گزرے اس سے کہنا یہ رسول اللہ کے صحابی ابو ذر رضی اللہ عنہ ہیں ان کے دفن میں ہماری مدد کرو۔ چنانچہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اہل عراق کے قافلے کے ساتھ وہاں آئے۔

[حلية الأولياء وطبقات الأصفياء حلية الأولياء وطبقات الأصفياء مواعظه حديث رقم ٥٧٥].

[٢٠] ٥٧٦-حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ حَمْدَانَ ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ ، ثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ ، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ ، قَالَا : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ ، ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْأَشْتَرِ ، عَنْ أَبِيهِ الْأَشْتَرِ ، عَنْ أُمِّ ذَرٍّ ، قَالَتْ : لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْوَفَاةُ بَكَيْتُ ، فَقَالَ : مَا يُبْكِيكِ ؟ قَالَتْ : أَبْكِي أَنَّهُ لَا يُدْلِي بِتَكْفِينِكَ ، وَلَيْسَ لِي ثَوْبٌ مِنْ ثِيَابِي يَسَعُكَ كَفَنًا ، وَلَيْسَ لَكَ ثَوْبٌ يَسَعُكَ كَفَنًا ، قَالَ : فَلَا تَبْكِي ؛ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِنَفَرٍ ، أَنَا فِيهِمْ : لَيَمُوتَنَّ مِنْكُمْ رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ ، فَتَشْهَدُهُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ، وَلَيْسَ مِنْ أُولَئِكَ النَّفَرِ رَجُلٌ إِلَّا وَقَدْ مَاتَ فِي قَرْيَةٍ وَجَمَاعَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، وَأَنَا الَّذِي أَمُوتُ بِفَلَاةٍ ، وَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِّبْتُ ، فَانْظُرِي الطَّرِيقَ ، فَقَالَتْ : أَنِّي وَقَدِ انْقَطَعَ الْحَاجُّ . فَكَانَتْ تَشْتَدُّ إِلَى كَثِيبٍ تَقُومُ عَلَيْهِ تَنْظُرُ ثُمَّ تَرْجِعُ إِلَيْهِ فَتُمَرِّضُهُ ، ثُمَّ تَرْجِعُ إِلَى الْكَثِيبِ ، فَبَيْنَمَا هِيَ كَذَلِكَ إِذَا بِنَفَرٍ تَخُبُّ بِهِمْ رَوَاحِلُهُمْ كَأَنَّهُمُ الرَّخَمُ عَلَى رِحَالِهِمْ ، فَأَلَاحَتْ بِثَوْبِهَا ، فَأَقْبَلُوا حَتَّى وَقَفُوا عَلَيْهَا قَالُوا : مَا لَكِ ؟ قَالَتِ : امْرُؤٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ تُكَفِّنُونَهُ يَمُوتُ ، قَالُوا : مَنْ هُوَ ؟ قَالَتْ : أَبُو ذَرٍّ ، فَغَدَوْهُ بِإِبِلِهِمْ وَوَضَعُوا السِّيَاطَ فِي نُحُورِهَا يَسْتَبِقُونَ إِلَيْهِ ، حَتَّى جَاءُوهُ وَقَالَ : أَبْشِرُوا ، فَحَدَّثَهُمْ وَقَالَ : إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِنَفَرٍ أَنَا فِيهِمْ : لَيَمُوتَنَّ مِنْكُمْ رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ ، تَشْهَدُهُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ، وَلَيْسَ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا وَقَدْ هَلَكَ فِي قَرْيَةٍ وَجَمَاعَةٍ ، وَأَنَا الَّذِي أَمُوتُ بِالْفَلَاةِ . أَنْتُمْ تَسْمَعُونَ إِنَّهُ لَوْ كَانَ عِنْدِي ثَوْبٌ يَسَعُنِي كَفَنًا لِي أَوْ لِامْرَأَتِي لَمْ أُكَفَّنْ إِلَّا فِي ثَوْبٍ لِي أَوْ لَهَا ، أَنْتُمْ تَسْمَعُونَ إِنِّي أَنْشُدُكُمُ اللَّهَ وَالْإِسْلَامَ أَنْ لَا يُكَفِّنَنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ كَانَ أَمِيرًا أَوْ عَرِيفًا أَوْ نَقِيبًا أَوْ بَرِيدًا . فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ إِلَّا قَارَفَ بَعْضَ مَا قَالَ إِلَّا فَتًى مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ : يَا عَمُّ أَنَا أُكَفِّنُكَ ، لَمْ أُصِبْ مِمَّا ذَكَرْتَ شَيْئًا ، أُكَفِّنُكَ فِي رِدَائِي

هَذَا الَّذِي عَلَيَّ ، وَفِي ثَوْبَيْنِ فِي عَيْبَتِي مِنْ غَزْلِ أُمِّي حَاكَتْهُمَا لِي ، قَالَ : أَنْتَ فَكَفِّنِّي ، فَكَفَّنَهُ الْأَنْصَارِيُّ ، وَفِي النَّفَرِ الَّذِي شَهِدُوهُ مِنْهُمْ حُجْرُ بْنُ الْأَدْبَرِ ، وَمَالِكُ بْنُ الْأَشْتَرِ ، فِي نَفَرٍ كُلُّهُمْ يَمَانٌ .

۔۔۔اور اس گروہ میں جو لوگ ابو ذر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تھے ان لوگوں میں حجر بن الادبر رضی اللہ عنہ (حجر بن عدی) اور مالک بن اشتر رحمہ اللہ تھے۔

[حلية الأولياء وطبقات الأصفياء حلية الأولياء وطبقات الأصفياء مواعظه حديث رقم ٥٧٦].

[٢١]١٤٧٠-حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ حَمْدَانَ ، قَالَ : ثنا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ ، أَنْبَأَ عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَبَلَةَ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ ، قَالَا : ثنا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْأَشْتَرِ ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ ذَرٍّ ، قَالَتْ : لَمَّا حَضَرَ أَبَا ذَرٍّ الْوَفَاةُ بَكَيْتُ ، فَقَالَ : مَا يُبْكِيكِ ؟ فَقُلْتُ : مَالِي لَا أَبْكِي وَأَنْتَ تَمُوتُ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ ؟ وَلَيْسَ عِنْدِي ثَوْبٌ يَسَعُكَ كَفَنًا لِي وَلَا لَكَ ، قَالَ : فَلَا تَبْكِي وَأَبْشِرِي ؛ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِنَفَرٍ أَنَا فِيهِمْ : لَيَمُوتَنَّ رَجُلٌ مِنْكُمْ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ يَشْهَدُهُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، وَلَيْسَ مِنْ أُولَئِكِ النَّفَرِ أَحَدٌ إِلَّا وَقَدْ هَلَكَ فِي قَرْيَةٍ وَجَمَاعَةٍ ، وَأَنَا الَّذِي أَمُوتُ بِفَلَاةٍ ، وَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِّبْتُ ، فَأَبْصِرِي الطَّرِيقَ ، قَالَتْ : فَقُلْتُ أَنَّى وَقَدْ ذَهَبَ الْحَاجُّ ، وَانْقَطَعَتِ الطُّرُقُ ؟ ، قَالَ : اذْهَبِي فَتَبَصَّرِي . قَالَتْ : فَكُنْتُ أَجِيءُ إِلَى كَثِيبٍ فَأَتَبَصَّرُ ، ثُمَّ أَرْجِعُ إِلَيْهِ فَأُمَرِّضُهُ ، فَبَيْنَا أَنَا كَذَلِكَ إِذَا أَنَا بِرِجَالٍ عَلَى رِحَالِهِمْ كَأَنَّهُمُ الرَّخَمَ ، فَأَلَحْتُ بِثَوْبِي فَأَقْبَلُوا حَتَّى وَقَفُوا عَلَيَّ ، وَقَالُوا : مَا لَكِ يَا أَمَةَ اللَّهِ ؟ قُلْتُ : امْرُؤٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَمُوتُ تُكَفِّنُونَهُ قَالُوا : وَمَنْ هُوَ ؟ فَقُلْتُ : أَبُو ذَرٍّ ، قَالُوا : صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَتْ : قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَتْ : فَفَدَوْهُ بِآبَائِهِمْ ، وَأُمَّهَاتِهِمْ ، وَأَسْرَعُوا إِلَيْهِ ، فَدَخَلُوا عَلَيْهِ ، فَرَحَّبَ بِهِمْ ، وَقَالَ : إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِنَفَرٍ أَنَا فِيهِمْ : لَيَمُوتَنَّ رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ يَشْهَدُهُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ، وَلَيْسَ مِنْ أُولَئِكَ النَّفْرِ أَحَدٌ إِلَّا وَقَدْ هَلَكَ فِي قَرْيَةٍ وَجَمَاعَةٍ ، وَأَنَا الَّذِي أَمُوتُ بِالْفَلَاةِ ، أَنْتُمْ تَسْمَعُونَ أَنَّهُ لَوْ كَانَ عِنْدِي ثَوْبٌ يَسَعُنِي كَفَنًا لِي أَوْ لِامْرَأَتِي لَمْ أُكَفَّنْ إِلَّا فِي ثَوْبٍ

لِي أَوْ لَهَا ، أَنْتُمْ تَسْمَعُونَ أَنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنْ يُكَفِّنَنِي رَجُلٍ مِنْكُمْ كَانَ أَمِيرًا أَوْ عَرِيفًا ، أَوْ بَرِيدًا ، أَوْ نَقِيبًا ، فَلَيْسَ مِنَ الْقَوْمِ أَحَدٌ إِلَّا قَارَفَ بَعْضَ مَا قَالَ إِلَّا فَتًى مِنَ الْأَنْصَارِ . قَالَ : يَا عَمِّ أَنَا أُكَفِّنْكَ ، لَمْ أُصِبْ مِمَّا ذَكَرْتَ شَيْئًا أُكَفِّنُكَ فِي رِدَائِي هَذَا ، أَوْ ثَوْبَيْنِ فِي عَيْبَتِي مِنْ غَزْلِ أُمِّي حَاكَتْهُمَا لِي فَكَفَّنَهُ الْأَنْصَارِيُّ فِي النَّفْرِ الَّذِينَ شَهِدُوهُ ، مِنْهُمْ حُجْرُ بْنُ الْأَدْبَرِ ، وَمَالِكٌ الْأَشْتَرُ ، وَنَفَرٌ ، كُلُّهُمْ ثَمَانِيَةٌ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ أَقْبَلَ فِي رَكْبٍ ، نَحْوَهُ مُخْتَصَرًا .

۔۔۔اور اس گروہ میں جو لوگ ابو ذر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تھے ان لوگوں میں حجر بن الادبر رضی اللہ عنہ (حجر بن عدی) اور مالک بن اشتر رحمہ اللہ تھے۔اور یہ لوگ آٹھ (۸) افراد پر مشتمل گروہ تھا۔

[معرفة الصحابة لأبي نعيم الأصبهاني الأسماء جندب أبو ذر جندب أبو ذر الغفاري مختلف في اسمه ونسبه . فقيل : جندب ، وقيل : برير ، وقيل : جنادة ، والثابت المشهور جندب بن جنادة بن سفيان بن عبيد بن حرام بن غفار بن مليل بن ضمرة بن بكر بن عبد مناة بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن إلياس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان وقيل : جنادة بن السكن ، وقيل : برير بن أشعر بن جنادة بن سكن بن عبيد ، وقيل : برير بن عشرق . وكان يتعبد قبل مبعث النبي صلى الله عليه وسلم ثلاث سنين يقوم من الليل مصليا ، حتى إذ كان من آخر الليل سقط كأنه خرقة ، ثم أسلم بمكة في أول الدعوة ، هو رابع الإسلام ، وأول من حيا النبي صلى الله عليه وسلم بتحية الإسلام ، بايع النبي صلى الله عليه وسلم على ألا تأخذه في الله لومة لائم ، كان يشبه بعيسى ابن مريم عليه السلام عبادة ونسكا ، لم تقل الغبراء ، ولم تظل الخضراء على ذي لهجة أصدق منه ، لم يتلوث بشيء من فضول الدنيا حتى فارقها ، وثبت على العهد الذي بايع عليه الرسول صلى الله عليه وسلم من التخلي من فضول الدنيا والتبرؤ منها ، كان يرى إقبالها محنة وهوانا ، وإدبارها نعمة وامتنانا ، حافظ على وصية الرسول صلى الله عليه وسلم له : محبة للمساكين ومجالستهم ، ومباينة المكثرين ومفارقتهم ، كان يخدم النبي صلى الله عليه وسلم فإذا فرغ منها أوى إلى مسجده فاستوطنه ، سيد من آثر العزلة والوحدة ، وأول من تكلم في علم الفناء والبقاء ، كان وعاء ملئ علما فربط عليه ، كان رجلا آدم ، طويلا ، أبيض الرأس واللحية ، توفي بالربذة ، فولي غسله وتكفينه والصلاة عليه عبد الله بن مسعود في نفر ثمان ، منهم حجر بن الأدبر سنة اثنتين وثلاثين بالربذة ودفن بها ، أمه : رملة بنت الوقيعة بن حرام بن غفار ، وكان يؤاخي سلمان الفارسي ، روى عنه : عمر بن الخطاب ، وابنه عبد الله بن عمر ، وعبد الله بن عباس ، وجماعة من الصحابة رضي الله عنهم حديث رقم ١٤٧٠].

❁ **علامہ منذری نے اس حدیث کی تخریج الترغیب والترہیب میں کی ہے:**

[٢٢] لَيَمُوتَنَّ رجلٌ مِنكمْ بِفلاةٍ مِنَ الأرضِ ، يَشْهَدُهُ عِصابَةٌ مِنَ المؤمنينَ . قال : فَكلُّ مَنْ كان مَعِي في ذلكَ المجلسِ ماتَ في جماعةٍ وفُرْقَةٍ ، فلمْ يَبْقَ مِنْهُمْ غَيري ، وقد أَصْبَحْتُ بِالفلاةِ أَمُوتُ ، فَرَاقِبِي الطَّرِيقَ ؛ فإِنَّكِ سَوْفَ تَرَيْنَ ما أَقُولُ ، فإني واللهِ ما كَذَبْتُ ، ولا كُذِبْتُ ، قالتْ : وأنَّى ذلكَ وقد انْقَطَعَ الحاجُّ ؟ قال : رَاقِبِي الطَّرِيقَ . قال : فبَينما هيَ كذلكَ إذا هيَ بالقومِ تخبُّ بِهِمْ رَوَاحِلُهُمْ كأَنَّهُمْ الرَّخَمُ ، فَأَقْبَلَ القومُ حتى وقَفُوا عليْها ، فَقَالوا : مالَكِ ؟ فقالتْ : امْرُؤٌ مِنَ المسلمينَ تُكَفِّنُونَهُ وتُؤْجَرُونَ فيهِ . قالوا : ومَنْ هو ؟ قالتْ : أبو ذَرٍّ ، فَفَدَوْهُ بِآبائِهِمْ وأُمَّهاتِهِمْ ، ووَضَعُوا سِياطَهُمْ في نُحُورِها يَبْتَدِرُونَهُ ، فقال : أَبْشِرُوا ، ف إِنَّكُمْ النَّفَرُ الذينَ قال رسولُ اللهِ فيكُمْ ما قال ، ثُمَّ (قد) أَصْبَحْتُ اليومَ حيثُ ترونَ ، ولَوْ أنَّ لي ثَوْبًا من ثِيابي يسعُ كفنِي لمْ أُكَفَّنْ إلَّا فيهِ ، فَأَنْشُدُكُمْ باللهِ لا يُكَفِّنَنِي رجلٌ مِنكمْ كان عريفًا أوْ أميرًا أوْ بريدًا ، فكلُّ القومِ قد نالَ من ذلكَ شيئًا إلَّا فَتًى مِنَ الأنْصارِ ، وكان مع القومِ ، قال : أنا صاحبُكَ ، ثوبانِ في عَيْبَتِي من غَزْلِ أمِّي ، وأجدُ ثوبي هذينَ اللَّذَيْنَ عليَّ . قال : أنتَ صاحبي (فَكَفِّنِّي) .

علامہ ناصر الدین الالبانی اس حدیث کو حسن کہا ہے۔

[الراوي : أبو ذر الغفاري | المحدث : الألباني | المصدر : صحيح الترغيب الصفحة أو الرقم : ٣٣١٤ | خلاصة حكم المحدث : حسن | أحاديث مشابهة].

[٢٣] لمَّا حضَرَتْ أبا ذرٍّ الوفاةُ بكَيْتُ فقال : ما يُبكيكِ ؟ فقُلْتُ : ما لي لا أبكي وأنتَ تموتُ بفَلاةٍ مِن الأرضِ وليس عندي ثوبٌ يسَعُك كفَنًا قال : فلا تَبكي وأبشِري فإنِّي سمِعْتُ رسولَ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم يقولُ لِنفرٍ أنا فيهم : (لَيموتَنَّ رجُلٌ منكم بفَلاةٍ مِن الأرضِ يشهَدُه عصابةٌ مِن المؤمنينَ) وليس مِن أولئك النَّفرِ أحَدٌ إلَّا وقد هلَك في قرية جماعةٍ وأنا الَّذي أموتُ بفَلاةٍ واللهِ ما كذَبْتُ ولا كُذِبْتُ فأبصِري الطَّريقَ قالت : وأنَّى وقد ذهَب الحاجُّ وانقطَعتِ الطُّرقُ قال : اذهَبي فتبصَّري، قالت : فكُنْتُ أجيءُ إلى كَثيبٍ فأتبصَّرُ ثمَّ أرجِعُ إليه فأُمرِّضُه فبينما أنا كذلك إذا أنا برجالٍ على رِحالِهم كأنَّهم الرَّخَمُ فأقبَلوا حتَّى وقَفوا علَيَّ وقالوا : ما لكِ أمَةَ اللهِ ؟ قُلْتُ لهم : امرؤٌ مِن المُسلِمينَ يموتُ،

تُكفِّنونَه ؟ قالوا : مَن هو ؟ فقُلْتُ : أبو ذرٍّ قالوا : صاحبُ رسولِ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم ؟ قُلْتُ : نَعم قالت : ففدَّوْهُ بآبائِهم وأمَّهاتِهم وأسرَعوا إليه فدخَلوا عليه فرحَّب بهم وقال : إنِّي سمِعْتُ رسولَ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم يقولُ لِنفَرٍ أنا فيهم : (لَيموتَنَّ منكم رجُلٌ بفَلاةٍ مِن الأرضِ يشهَدُه عِصابةٌ مِن المُؤمِنينَ) وليس مِن أولئكَ النَّفرِ أحَدٌ إلَّا هلَك في قريةٍ وجماعةٍ وأنا الَّذي أموتُ بفَلاةٍ أنتم تسمَعونَ ! إنَّه لو كان عندي ثوبٌ يسَعُني كفَنًا لي أو لامرأتي لَمْ أُكفَّنْ إلَّا في ثوبٍ لي أو لها أنتم تسمَعونَ إنِّي أُشهِدُكم ألَّا يُكفِّنَني رجُلٌ منكم كان أميرًا أو عَرِيفًا أو بَريدًا أو نقيبًا فليس أحَدٌ مِن القومِ إلَّا قارَف بعضَ ذلك إلَّا فتًى مِن الأنصارِ فقال : يا عمِّ أنا أُكفِّنُك لَمْ أُصِبْ ممَّا ذكَرْتَ شيئًا أُكفِّنُك في رِدائي هذا وفي ثوبَيْنِ في عَيْبَتي مِن غَزْلِ أمِّي حاكَتْهما لي فكفَّنه الأنصاريُّ في النَّفرِ الَّذينَ شهِدوه، منهم حُجْرُ بنُ الأدبَرِ ومالكُ بنُ الأشتَرِ في نفرٍ كلُّهم يَمَانٍ.

۔۔۔اور اس گروہ میں جو لوگ ابو ذر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تھے ان لوگوں میں حجر بن الادبر رضی اللہ عنہ (حجر بن عدی) اور مالک بن اشتر رحمہ اللہ تھے۔

سقاف کہتے ہیں: شعیب الارناؤوط نے صحیح ابن حبان کی تخریج میں اس حدیث کو قوی قرار دیا ہے۔

[الراوي : أبو ذر الغفاري | المحدث : شعيب الأرناؤوط | المصدر : تخريج صحيح ابن حبان الصفحة أو الرقم : ٦٦٧١ | خلاصة حكم المحدث : [حديث قوي] | أحاديث مشابهة].

۞ بزار نے مسند میں ام ذر رضی اللہ عنہا کی حدیث کو تخریج کیا ہے:

[٢٤] ٣٤٥٨ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : نَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خيثمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الأَشْتَرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أُمِّ ذَرٍّ ، قَالَتْ : لَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُ أَبِي ذَرٍّ أَوْ قَالَتْ : حُضِرَ ، قُلْتُ : تَمُوتُ بِفَلاةٍ مِنَ الأَرْضِ وَلَيْسَ عِنْدِي مَا أُكَفِّنُهُ ، فَقَالَ لِي : أَبْصِرِي الطَّرِيقَ ، فَجَعَلْتُ أَخْرَجَ ، فَأَنْظُرُ ثُمَّ أرْجِعُ إِلَيْهِ ، فَبَيْنَا أَنَا كَذَلِكُ إِذْ أَنَا بِرِجَالٍ كَأَنَّهُمُ الرَّخَمُ مُقْبِلِينَ ، فَلَوَّحْتُ لَهُمْ بِثَوْبِي فَحَرَّكُوا حَتَّى أَقْبَلُوا نَحْوِي ، فَقُلْتُ لَهُمْ : هَلْ لَكُمْ أَنْ تَحْضُرُوا رَجُلا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالُوا : مَنْ هُوَ ؟ قُلْتُ : أَبُو ذَرٍّ ، فَفَدَوْهُ بِآبَائِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ ، ثُمَّ دَخَلُوا عَلَيْهِ ، فَقَالَ لَهُمْ : أَبْشِرُوا فَإِنِّي

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِنَفَرٍ أَنَا مِنْهُمْ : " لَيَمُوتَنَّ رَجُلٌ مِنْكُمْ بِفَلاةٍ مِنَ الأَرْضِ تَحْضُرُهُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ " . وَمَا مِنْ أُولَئِكَ النَّفَرِ إِلا وَقَدْ مَاتَ فِي قَرْيَةٍ وَجَمَاعَةٍ غَيْرِي .

۔۔۔میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک جماعت سے جن میں میں بھی تھا فرماتے سنا کہ ضرور ضرور تم میں سے ایک شخص بیابان میں مرے گا جس کے پاس مومنین کی ایک جماعت آئے گی جتنے لوگ اس مجلس میں میرے ساتھ تھے وہ جماعت اور آبادی میں مرے۔سوائے میرے کوئی باقی نہیں رہا۔

[البحر الزخار بمسند البزار ام ذر رقم الحديث : ٣٤٥٨].

۞ المعانی بن زکریا نے اس حدیث کی تخریج وفاۃ ابی ذر میں کی ہے:

[٢٥] ٥٢٣ - حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو الْفَرَجِ الْمُعَافَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ الْجَرِيرِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ , عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الأَشْتَرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أُمِّ ذَرٍّ , قَالَتْ : لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا ذَرٍّ الْوَفَاةُ بَكَيْتُ ، فَقَالَ : مَا يُبْكِيكِ ؟ فَقُلْتُ : وَمَا لِيَ لا أَبْكِي وَأَنْتَ تَمُوتُ بِفَلاةٍ مِنَ الأَرْضِ وَلا يَدَ لِي بِدَفْنِكَ وَلَيْسَ عِنْدِي ثَوْبٌ يَسَعُنِي كَفَنًا لِي وَلا لَكَ ؟ قَالَ : تَبْكِي وَأَبْشِرِي فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِنَفَرٍ أَنَا فِيهِمْ : " لَيَمُوتَنَّ مِنْكُمْ رَجُلٌ بِفَلاةٍ مِنَ الأَرْضِ يَشْهَدُهُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ " ، وَلَيْسَ مِنْ أُولَئِكَ النَّفَرِ أَحَدٌ إِلا وَقَدْ هَلَكَ فِي قَرْيَةٍ وَجَمَاعَةٍ ، وَأَنَا الَّذِي أَمُوتُ بِفَلاةٍ ، وَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ وَلا كُذِّبْتُ ، فَأَبْصِرِي إِلَى الطَّرِيقِ ، قَالَتْ : قُلْتُ : أَنَّى وَقَدْ ذَهَبَ الْحَاجُّ وَانْقَطَعَ الطَّرِيقُ ؟ قَالَ : اذْهَبِي فَتَبَصَّرِي ، قَالَتْ : فَكُنْتُ أَذْهَبُ إِلَى كَثِيبٍ فَأَتَبَصَّرُ عَلَيْهِ وَأَرْجِعُ إِلَيْهِ فَأُمَرِّضُهُ ، فَبَيْنَا أَنَا كَذَلِكَ إِذَا أَنَا بِرِجَالٍ عَلَى رِحَالِهِمْ كَأَنَّهُمُ الرَّخَمُ ، فَأَلَحْتُ بِثَوْبِي ، فَأَقْبَلُوا إِلَيَّ حَتَّى وَقَفُوا عَلَيَّ , فَقَالُوا : مَا لَكِ يَا أَمَةَ اللَّهِ ؟ فَقُلْتُ : امْرُؤٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَمُوتُ تُكَفِّنُونَهُ ، قَالُوا : وَمَنْ هُوَ ؟ قُلْتُ : أَبُو ذَرٍّ ، قَالُوا : صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَتْ : قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَتْ : فَفَدَوْهُ بِآبَائِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ وَأَسْرَعُوا إِلَيْهِ ، وَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَرَحَّبَ بِهِمْ ، وَقَالَ : إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ لِنَفَرٍ أَنَا فِيهِمْ : " لَيَمُوتَنَّ مِنْكُمْ رَجُلٌ بِفَلاةٍ مِنَ الأَرْضِ يَشْهَدُهُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ " ، وَلَيْسَ مِنْ أُولَئِكَ النَّفَرِ أَحَدٌ إِلا وَقَدْ هَلَكَ فِي قَرْيَةٍ أَوْ جَمَاعَةٍ ، وَأَنَا الَّذِي أَمُوتُ بِالْفَلاةِ ، أَتَسْمَعُونَ ؟ إِنَّهُ لَوْ كَانَ عِنْدِي ثَوْبٌ لِي يَسَعُنِي كَفَنًا لِي أَوْ لامْرَأَتِي لَمْ أُكَفَّنْ إِلا فِي ثَوْبٍ لِي أَوْ لَهَا ، أَنْتُمْ تَسْمَعُونَ ؟ إِنِّي أَنْشُدُكُمُ اللَّهَ أَنْ يُكَفِّنَنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ كَانَ أَمِيرًا أَوْ عَرِيفًا أَوْ بَرِيدًا أَوْ نَقِيبًا ، وَلَيْسَ مِنَ الْقَوْمِ أَحَدٌ إِلا وَقَدْ قَارَبَ بَعْضَ مَا قَالَ إِلا فَتًى مِنَ الأَنْصَارِ ، فَقَالَ : يَا عَمُّ أَنَا أُكَفِّنُكَ لَمْ أُصِبْ مِمَّا ذَكَرْتَ شَيْئًا ، أُكَفِّنُكَ فِي رِدَائِي هَذَا وَفِي ثَوْبَيْنِ مِنْ عَيْبَتِي مِنْ غَزْلِ أُمِّي حَاكَتْهُمَا لِي ، فَكَفَّنَهُ الأَنْصَارِيُّ فِي النَّفَرِ الَّذِينَ شَهِدُوهُ مِنْهُمْ حُجْرُ بْنُ الأَدْبَرِ وَمَالِكٌ الأَشْتَرُ فِي نَفَرٍ كُلِّهِمْ يَمَانٍ " .

۔۔۔اور اس گروہ میں جو لوگ ابو ذر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تھے ان لوگوں میں حجر بن الادبر رضی اللہ عنہ (حجر بن عدی) اور مالک بن اشتر رحمہ اللہ تھے یہ سب یمنی تھے۔

[الجليس الصالح الكافي والأنيس الناصح الشافي المعافى بن زكريا وفاة ابي ذر رقم الحديث : ٥٢٣].

❁ *ابن حیویہ نے حدیث ام ذر رضی اللہ عنہا کی تخریج کی ہے:*

[٢٦] ١١- حَدَّثَنَا عَمِّي أَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ حَيَّوَيْهِ ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى بْنِ رَاشِدٍ الْقَطَّانُ ، ثنا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خَيْثَمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الأَشْتَرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أُمِّ ذَرٍّ ، أَنَّهَا قَالَتْ : لَمَّا حَضَرَ أَبَا ذَرٍّ الْوَفَاةُ ، قَالَتْ : بَكَيْتُ . فَقَالَ : وَمَا يُبْكِيكِ ؟ فَقَالَتْ : قُلْتُ : وَمَا لِي لا أَبْكِي ، وَأَنْتَ تَمُوتُ بِفَلاةٍ مِنَ الأَرْضِ ، وَلا بُدَّ لِي بِتَغْسِيلِكَ ، وَلَيْسَ مَعَنَا ثَوْبٌ يَسَعُكَ كَفَنًا لِي ، وَلا لَكَ ، قَالَ : لا تَبْكِي ، وَأَبْشِرِي ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ : " لا يَمُوتُ بَيْنَ امْرَأَيْنِ مُسْلِمَيْنِ وَلَدَانِ أَوْ ثَلاثَةٌ فَيَصْبِرَانِ وَيَحْتَسِبَانِ ، فَيَرَيَانِ النَّارَ أَبَدًا " .

جب ابو ذر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا تو ان کی بیوی رونے لگیں انہوں نے پوچھا کہ تمہیں کیا چیز رلاتی ہے۔ کہنے لگیں کہ میں اس لیے روتی ہوں کہ تمہارے دفن کرنے کی مجھے طاقت نہیں، نہ میرے پاس کوئی ایسا کپڑا ہے جو کفن کے لیے کافی ہو۔ انہوں نے کہا روؤ نہیں، خوش ہو جاؤ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

فرماتے سنا کہ جن مسلمانوں کے درمیان دو یا تین لڑے ہلاک ہوجائیں اور وہ لوگ اسے (موجب اجر سمجھیں اور صبر کریں تو وہ کبھی دوزخ کو نہ دیکھیں گے۔

[من وافقت كنيته كنية زوجه من الصحابة لابن حيويه ام ذر زوج ابي ذر الغفاري رقم الحديث : ١١].

❁ امام بیہقی نے ''دلائل النبوۃ'' میں اخبار ابی ذر میں اس حدیث کی تخریج کی ہے:

[٢٧] وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ ، أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَدِينِيُّ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الأَشْتَرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أُمِّ ذَرٍّ ، قَالَتْ : لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا ذَرٍّ الْوَفَاةَ بَكَيْتُ ، فَقَالَ لِي : مَا يُبْكِيكَ ؟ ، فَقُلْتُ : وَمَالِي لا أَبْكِي وَأَنْتَ تَمُوتُ بِفَلاةٍ مِنَ الأَرْضِ ، وَلَيْسَ عِنْدِي ثَوْبٌ يَسَعُكَ كَفَنًا لِي وَلا لَكَ ، قَالَ : فَأَبْشِرِي وَلا تَبْكِي ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِنَفَرٍ أَنَا فِيهِمْ : " لَيَمُوتَنَّ رَجُلٌ مِنْكُمْ بِفَلاةٍ مِنَ الأَرْضِ تَشْهَدُهُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ، وَلَيْسَ مِنْ أُولَئِكَ النَّفْرِ أَحَدٌ إِلا وَقَدْ مَاتَ فِي قَرْيَةٍ وَجَمَاعَةٍ " ، فَأَنَا ذَلِكَ الرَّجُلُ ، وَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ وَلا كُذِبْتُ ، فَأَبْصِرِي الطَّرِيقَ ، فَقُلْتُ أَنَّا : وَقَدْ ذَهَبَ الْحَاجُّ وَتَقَطَّعَتِ الطَّرِيقُ ؟ ، قَالَ : اذْهَبِي فَتَبَصَّرِي ، قَالَتْ : فَكُنْتُ أَشْتَدُّ إِلَى الْكَثِيبِ ، ثُمَّ أَرْجِعُ فَأُمَرِّضُهُ ، فَبَيْنَمَا أَنَا وَهُوَ كَذَلِكَ ، إِذَا أَنَا بِرِجَالٍ عَلَى رِحَالِهِمْ كَأَنَّهُمُ الرَّخَمُ تَخُدُّ بِهِمْ رَوَاحِلُهُمْ ، قَالَ عَلِيٌّ : قُلْتُ لِيَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ : تَخُدُّ أَوْ تَخُبُّ ؟ ، قَالَ : بِالدَّالِ ، قَالَتْ : فَأَلَحْتُ بِثَوْبِي فَأَسْرَعُوا إِلَيَّ حَتَّى وَقَفُوا عَلَيَّ ، فَقَالُوا : مَنْ هُوَ ؟ ، قَالَتْ : أَبُو ذَرٍّ ! ، قَالَوا : صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ ! ، قَالَتْ : نَعَمْ ! فَفَدَوْهُ بِآبَائِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ ، وَأَسْرَعُوا إِلَيْهِ حَتَّى دَخَلُوا عَلَيْهِ ، فَقَالَ : أَبْشِرُوا ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِنَفَرٍ أَنَا فِيهِمْ : لَيَمُوتَنَّ رَجُلٌ مِنْكُمْ بِفَلاةٍ مِنَ الأَرْضِ يشْهَدُهُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَمَا مِنْ أُولَئِكَ النَّفْرِ رَجُلٌ إِلا وَقَدْ هَلَكَ فِي قَرْيَةٍ وَجَمَاعَةٍ ، وَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ وَلا كُذِبْتُ ، أَنْتُمْ تَسْمَعُونَ أَنَّهُ لَوْ كَانَ عِنْدِي ثَوْبٌ يَسَعُنِي كَفَنًا لِي أَوْ لامْرَأَتِي لَمْ أُكَفَّنْ إِلا فِي ثَوْبٍ هُوَ لِي أَوْ لَهَا ، أَنِّي أَنْشُدُكُمُ اللَّهَ ثُمَّ إِنِّي أَنْشُدُكُمُ اللَّهَ أَنْ يُكَفِّنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ كَانَ أَمِيرًا أَوْ

عَرِيفًا أَوْ بَرِيدًا أَوْ نَقِيبًا ، وَلَيْسَ مِنْ أُولَئِكَ النَّفْرِ إِلا وَقَدْ قَارَفَ مَا قَالَ ، إِلا فَتًى مِنَ الأَنْصَارِ ، فَقَالَ : أُكَفِّنُكَ يَا عَمِّ ، أُكَفِّنُكَ فِي رِدَائِي هَذَا أَوْ فِي ثَوْبَيْنِ فِي عَيْبَتِي مِنْ غَزَلِ أُمِّي ، قَالَ : أَنْتَ فَكَفِّنِّي ، فَكَفَّنَهُ الأَنْصَارِيُّ مِنَ النَّفْرِ الَّذِينَ حَضَرُوهُ ، وَقَامُوا عَلَيْهِ وَدَفَنُوهُ فِي نَفَرٍ ، كُلُّهِمْ يَمَانٍ ، وَكَانَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ : فَأَبْشِرِي وَلا تَبْكِي ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : لا يَمُوتُ بَيْنَ امْرَأَيْنِ مُسْلِمَيْنِ وَلَدَانِ أَوْ ثَلاثَةٌ فَيَصْبِرَانِ وَيَحْتَسِبَانِ فَيَرَيَانِ النَّارَ أَبَدًا ".

۔۔۔میں ایک روز رسول اللہ ﷺ سے جب کہ میں خدمت نبوی ﷺ میں ایک جماعت کے ساتھ حاضر تھا، فرماتے سنا کہ ضرور ضرور تم میں سے ایک شخص ایک بیابان میں مرے گا جس کے پاس مومنین کی ایک جماعت حاضر ہوگی۔ جتنے لوگ اس مجلس میں میرے ساتھ تھے وہ جماعت اور آبادی میں مرے۔ سوائے میرے کوئی باقی نہیں رہا۔ میں نے اس حالت بیابان میں صبح کی کہ اب میں مرتا ہوں۔ واللہ نہ میں جھوٹ کہا اور نہ مجھ سے جھوٹ کہا گیا۔

[دلائل النبوة للبيهقي باب ما جاء في اخباره عن حال ابي ذر رضي الله عند موته وما اوصاه به من الخروج عن المدينة عند ظهور الفتن رقم الحديث : ٢٧٠٠].

❁ ابن اثیر جزری نے اسد الغابہ میں حدیث ام ذر کی تخریج کی ہے:

[٢٨] أخبرنا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الْقَاسِمِ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ ، إِجَازَةً ، أخبرنا أَبِي ، أخبرنا أَبُو سَهْلٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، أخبرنا أَبُو الْفَضْلِ الرَّازِيُّ ، أخبرنا جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، أخبرنا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ ، أخبرنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، أخبرنا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، أخبرنا وُهَيْبٌ ، أخبرنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عن مُجَاهِدٍ ، عن إِبْرَاهِيمَ بْنِ الأَشْتَرِ ، عن أَبِيهِ ، عن زَوْجَةِ أَبِي ذَرٍّ ، أَنَّ أَبَا ذَرٍّ حَضَرَهُ الْمَوْتُ ، وَهُوَ بِالرَّبَذَةِ ، فَبَكَتِ امْرَأَتُهُ ، فَقَالَ : مَا يُبْكِيكِ ؟ فَقَالَتْ : أَبْكِي أَنَّهُ لا بُدَّ لِي مِنْ تَكْفِينِكَ ، وَلَيْسَ عِنْدِي ثَوْبٌ يَسَعُ لَكَ كَفَنًا ، فَقَالَ : لا تَبْكِي ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَأَنَا عِنْدَهُ فِي نَفَرٍ يَقُولُ : لَيَمُوتَنَّ رَجُلٌ مِنْكُمْ بِفَلاةٍ مِنَ الأَرْضِ ، تَشْهَدُهُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَكُلُّ مَنْ كَانَ مَعِي فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ مَاتَ فِي جَمَاعَةٍ وَقَرْيَةٍ ، وَلَمْ يَبْقَ غَيْرِي ، وَقَدْ

أَصْبَحْتُ بِالْفَلاةِ أَمُوتُ ، فَرَاقِبِي الطَّرِيقَ ، فَإِنَّكِ سَوْفَ تَرَيْنَّ مَا أَقُولُ لَكِ ، وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ وَلا كَذَبْتُ ، قَالَتْ : وَأَنِّي ذَلِكَ ، وَقَدِ انْقَطَعَ الْحَاجُّ ، قَالَ : رَاقِبِي الطَّرِيقَ ، فَبَيْنَمَا هِيَ كَذَلِكَ إِذْ هِيَ بِقَوْمٍ تَخِبُّ بِهِمْ رَوَاحِلُهُمْ كَأَنَّهُمُ الرَّخْمُ ، فَأَقْبَلَ الْقَوْمُ حَتَّى وَقَفُوا عَلَيْهَا ، فَقَالُوا : مَا لَكِ ؟ فَقَالَتْ : امْرُؤٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ تُكَفِّنُونَهُ ، وَتُؤْجَرُونَ فِيهِ ، قَالُوا : وَمَنْ هُوَ ؟ قَالَتْ : أَبُو ذَرٍّ ، قَالَ : فَفَدُوهُ بِآبَائِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ ، ثُمَّ وَضَعُوا سِيَاطَهُمْ فِي نُحُورِهَا ، يَبْتَدِرُونَهُ ، فَقَالَ : أَبْشِرُوا ، فَأَنْتُمُ النَّفَرُ الَّذِينَ قَالَ فِيكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ قَالَ : أَصْبَحْتُ الْيَوْمَ حَيْثُ تَرَوْنَ ، وَلَوْ أَنَّ ثَوْبًا مِنْ ثِيَابِي يَسَعُنِي لَمْ أُكَفَّنْ إِلا فِيهِ ، فَأَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ لا يُكَفِّنَنِي رَجُلٌ كَانَ أَمِيرًا ، أَوْ عَرِيفًا ، أَوْ بَرِيدًا ، فَكُلُّ الْقَوْمِ كَانَ نَالَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا إِلا فَتًى مِنَ الأَنْصَارِ كَانَ مَعَ الْقَوْمِ ، قَالَ : أَنَا صَاحِبُهُ ، الثَّوْبَانِ فِي عَيْبَتِي مِنْ غَزْلِ أُمِّي ، وَأَحَدُ ثَوْبَيْ هَذَيْنَ اللَّذَيْنَ عَلَيَّ ، قَالَ : أَنْتَ صَاحِبِي فَكَفِّنِّي . وَتُوُفِّيَ أَبُو ذَرٍّ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَثَلاثِينَ بِالرَّبَذَةِ ، وَصَلَّى عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ ، فَإِنَّهُ كَانَ مَعَ أُولَئِكَ النَّفَرِ الَّذِينَ شَهِدُوا مَوْتَهُ ، وَحَمَلُوا عِيَالَهُ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ بِالْمَدِينَةِ ، فَضَمَّ ابْنَتَهُ إِلَى عِيَالِهِ ، وَقَالَ : يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا ذَرٍّ. وَكَانَ آدَمَ ، طَوِيلًا ، أَبْيَضَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ ، وَسَنَذْكُرُ بَاقِي أَخْبَارِهِ فِي الْكُنَى ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى . أَخْرَجَهُ الثَّلاثَةُ . .

۔۔۔میں ایک روز رسول اللہ ﷺ سے جب کہ میں خدمت نبوی ﷺ میں ایک جماعت کے ساتھ حاضر تھا،فرماتے سنا کہ ضرور ضرور تم میں سے ایک شخص ایک بیابان میں مرے گا جس کے پاس مومنین کی ایک جماعت حاضر ہوگی۔ جتنے لوگ اس مجلس میں میرے ساتھ تھے وہ جماعت اور آبادی میں مرے۔ سوائے میرے کوئی باقی نہیں رہا۔ میں نے اس حالت بیابان میں صبح کی کہ اب میں مرتا ہوں۔۔۔ابوذر رضی اللہ عنہ کی وفات بتیس ہجری میں ربذہ میں ہوئی اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی کیونکہ وہ ان آدمیوں کے ساتھ تھے جو ابوذر رضی اللہ عنہ کی موت کے وقت حاضر تھے۔وہ ابوذر رضی اللہ عنہ کے اہل وعیال کو مدینہ میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے اور ابوذر رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو اپنے اہل وعیال کے پاس لے گئے۔اور کہا اللہ ابوذر رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے۔

[أسد الغابة لإبن الأثير الجزري رقم الحديث : ٢٢٩].

۞ **ہیثمی نے** كشف الأستار عن زوائد البزار **حدیث ام ذر رضی اللہ عنہا کی تخریج کی ہے:**

[٢٩] حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى ، ثنا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الأَشْتَرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أُمِّ ذَرٍّ قَالَتْ : لَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُ أَبِي ذَرٍّ - أَوْ قَالَتْ حُضِرَ - قُلْتُ : تَمُوتُ بِفَلاةٍ مِنَ الأَرْضِ ، وَلَيْسَ عِنْدِي مَا أُكَفِّنُهُ ، فَقَالَ لِي : أَبْصِرِي الطَّرِيقَ ، فَجَعَلْتُ أَخْرُجُ فَأَنْظُرُ ، ثُمَّ أَرْجِعُ إِلَيْهِ ، فَبَيْنَا أَنَا كَذَلِكَ ، إِذَا أَنَا بِرِجَالٍ ، كَأَنَّهُمُ الرُّخْمُ ، مُقْبِلِينَ ، فَلَوَّحْتُ إِلَيْهِمْ بِثَوْبِي ، فَحَرَّكُوا حَتَّى أَقْبَلَوُا نَحْوِي ، فَقُلْتُ لَهُمْ : هَلْ لَكُمْ أَنْ تَحْضرُوا رَجُلا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالُوا : مَنْ هُوَ ؟ قُلْتُ : أَبُو ذَرٍّ ، فَفَدَوْهُ بِآبَائِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ ، ثُمَّ دَخَلُوا عَلَيْهِ ، فَقَالَ لَهُمْ : أَبْشِرُوا ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِنَفَرٍ أَنَا مِنْهُمْ : " لَيَمُوتَنَّ رَجُلٌ مِنْكُمْ بِفَلاةٍ مِنَ الأَرْضِ ، يَحْضُرُهُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ " وَمَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أُولَئِكَ إِلا مَاتَ فِي قَرْيَةٍ وَجَمَاعَةٍ غَيْرِي .

۔۔۔تم میں سے ایک شخص ایک بیابان میں مرے گا جس کے پاس مومنین کی ایک جماعت حاضر ہوگی۔ جتنے لوگ اس مجلس میں میرے ساتھ تھے وہ جماعت اور آبادی میں مرے۔ سوائے میرے کوئی باقی نہیں رہا۔

[كشف الأستار رقم الحديث : ٢٥٥٤].

[٣٠] حدثنا إسحاق بن عيسى ، حدثني يحيى بن سليم ، عن عبد الله بن عثمان ، عن مجاهد ، عن إبراهيم بن الاشتر ، عن ابيه ، عن ام ذر، قالت: لما حضرت ابا ذر الوفاة، قالت: بكيت، فقال: ما يبكيك؟ قالت: وما لي لا ابكي وانت تموت بفلاة من الارض ولا يد لي بدفنك، وليس عندي ثوب يسعك فاكفنك فيه، قال: فلا تبكي وابشري، فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم، يقول: " لا يموت بين امراين مسلمين ولدان، او ثلاثة فيصبران ويحتسبان فيردان النار ابدا"، وإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم، يقول:" ليموتن رجل منكم بفلاة من الارض يشهده عصابة من المؤمنين" وليس من اولئك النفر احد إلا وقد مات في قرية او جماعة، وإني انا الذي اموت بفلاة، والله ما كذبت ولا كذبت .

ام ذر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو میں رونے لگی انہوں نے پوچھا کہ کیوں روتی ہو؟ میں نے کہا روؤں کیوں نہ؟ جبکہ آپ ایک جنگل میں اس طرح جان دے رہے ہیں کہ میرے پاس آپ کو دفن کرنے کا بھی کوئی سبب نہیں ہے اور نہ ہی اتنا کپڑا ہے جس میں آپ کو کفن دے سکوں، انہوں نے فرمایا تم مت رو اور خوشخبری سنو کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو آدمی دو یا تین مسلمان بچوں کے درمیان فوت ہوتا ہے اور وہ ثواب کی نیت سے اپنے بچوں کی وفات پر صبر کرتا ہے تو وہ جہنم کی آگ کبھی نہیں دیکھے گا۔ اور میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے ایک آدمی ضرور کسی جنگل میں فوت ہوگا جس کے پاس مؤمنین کی ایک جماعت حاضر ہوگی اب ان لوگوں میں سے تو ہر ایک کا انتقال کسی نہ کسی شہر یا جماعت میں ہوا ہے اور میں ہی وہ آدمی ہوں جو جنگل میں فوت ہو رہا ہے واللہ نہ میں جھوٹ بول رہا ہوں اور نہ مجھ سے جھوٹ بولا گیا ہے۔

[مسند احمد مُسْنَدُ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ ٩٥٠. حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ - حكم دارالسلام: إسناده حسن].